نعمت رمضان وقرآن

بیانات
شیخ الحدیث حضرت مولانا شاہ جلیل احمد اخون صاحب دامت برکاتہم
خلیفہ مجاز بیعت عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مقام بیان: برمکان سید محمد اختر غازی E48 نارتھ ناظم آباد بلاک بی کراچی
وبرمکان موتی والا ڈیفنس کراچی

تاریخ بیان: 5 ستمبر بروز ہفتہ۔ 6 ستمبر بروز اتوار 2009 (رمضان المبارک)

طباعت زیر نگرانی: خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ بہاول نگر، پاکستان

ناشر
خانقاہ اختریہ جلیلیہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِل فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَسَنَدَنَا وَحَبِیْبَنَا وَشَفِیْعَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّم امّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم.

والتّین والزّیتون و طور سینین وھٰذا البلد الأمین لقد خلقنا الأنسان فی احسنِ تقویم.

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللّٰہ تعالٰی الصّوم لی وانا اجزی بہ. وفی روایۃٍ انا أجزی بہٖ اوکما قال علیہ الصّلوۃ والسّلام.

صَدَقَ اللّٰہ وَصَدَقَ رَسُوْلِہِ النَّبِیُّ الْکَرِیْم.

میرے محترم بزرگو اور دوستو! اللہ تعالٰی نے اپنی کتابِ مقدس میں میں ہمارا تعارف کرایا ہے کہ ہم نے تم میں کیا کچھ رکھا ہے ہمارا تعارف ہمیں خالق نے خود کرایا ہے کہ ہم نے انسان میں کیا کیا صلاحیتیں رکھی ہیں کیسے خمیر سے ہم نے بنایا ہے ایسا نہ ہو کہ دنیا میں بے وقوفوں کی باتوں کی وجہ سے تم اپنے کو بے قیمت سمجھنے لگو۔

واقعہ لکھا ہے کہ ایک آدمی ایک بکری کا بچہ لے جا رہا تھا راستے میں تین ٹھگ مل گئے ان ٹھگوں نے کہا کہ اس سے بکری کے بچے کو ٹھگنا ہے تو سوچا کہ ایسا کام ہونا چاہیے ''نہ ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگ بھی چوکھا آجائے'' تو تینوں راستے میں کھڑے ہوگئے وہ باباجی گزرنے لگے تو کہا ''باباجی! آپ کون سی نسل کا کتّا لے جا رہے ہیں؟'' انہوں نے کہا ''تمہارا دماغ خراب ہے یہ بکری کا بچہ ہے'' انہوں نے کہا

''اچھا! مجھے تو کتا ہی نظر آتا ہے'' آگے گیا تو دوسرے نے بھی یہی بات کہی اور پھر تیسرے نے بھی۔ وہ وسوسے کا شکار ہو گیا اور اس کو پھینک دیا کہ یار! واقعی لگتا ہے کہ بکری کے بچے کے بجائے گھر سے کتا لے کے چل پڑا ہوں۔''

مخلوقات کا مخدوم، خالق کا خادم

اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ دنیا میں آنے کے بعد یہ انسان ماحول کی وجہ سے اپنی حقیقت اور صلاحیتوں کو جو میں نے اس انسان کے اندر رکھی ہیں ان کو یہ بھول جائے گا اور یہ بھی اپنے آپ کو دنیا کی عام چیزوں پر قیاس کرنے لگے گا جانوروں پر قیاس کرنے لگے گا کہ جانور خوب کھاتا ہے مجھے بھی خوب کھانا چاہیے جانور خوب پیتا ہے ہمیں بھی خوب پینا چاہیے انسان اپنی حیثیت دنیا کے ماحول میں بھول جائے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے پوری دنیا اس انسان کی خادم بنائی ہے سورج نکلتا ہے تو انسان کے لیے نکلتا ہے چاند نکلتا ہے تو اس انسان کے لیے نکلتا ہے زمین و آسمان کے تمام وسائل و منافع اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لیے بنائے اور ہمیں ان کا مخدوم بنایا ہے اور ہمیں کہا ہے کہ تم میرے خادم بن کر رہو میں نے تم میں اتنی اونچی صلاحیتیں رکھی ہیں کہ اگر میری ذات کی کوئی خدمت کر سکتا ہے تو اے انسان! وہ صلاحیت تیرے اندر ہے اور مخلوقات میں وہ صلاحیت نہیں ہے کہ خدمت کے اس معیار پر پہنچ سکے جس معیار پر تو پہنچ سکتا ہے۔

انسان کا خمیر

اللہ تعالیٰ نے انسان کا تعارف کرایا اور قسمیں کھا کر تعارف کرایا

''والتّين والزّيتون وطور سينين وهذا البلد الأمين''

حضرت قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ بظاہر یہاں چند چیزوں کا نام ہے یہاں انجیر کا نام ہے زیتون کا نام ہے یہاں طورِ سینین اور بلدِ مکہ کا

نام ہے دراصل اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر اشارہ فرمایا کہ ہم نے اس میں دراصل تین شخصیات کو بیان کیا ہے تین شخصیات کی قسم کھائی ہے۔

والتین والزیتون یہ شام کے علاقے کا ذکر ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ہوئی اور طورِ سینین کا تعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہے اور بلدِ امین کا تعلق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے تو گویا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمارہے ہیں کہ اے انسان! اگر تجھے اپنی حقیقت سمجھ میں نہیں آتی تو دیکھ ہم نے یہ تین اولوالعزم پیغمبر انہی انسانوں میں سے بنائے تھے ان کو دیکھو ان کی شخصیات کو دیکھو ان کی محنتوں کو دیکھو اور پورے عالم پر ان کے اثر کو دیکھو پھر تم اپنے آپ کو سمجھنے کی کوشش کرو کہ ہم نے تمہارے اندر کیا کچھ رکھا ہے۔

"لقد خلقنا الأنسان فی احسنِ تقویم"

یہ بطورِ نمونے کے اللہ تعالیٰ نے پیش فرمائے کہ دیکھو یہ نمونے دیکھ لو اگر تمہیں سمجھ میں نہیں آتی کہ ہم نے تم ہی میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا اور تم ہی میں سے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا اور تم ہی میں سے عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا حضرت موسیٰ علیہ السلام اکیلے تھے کیسی محنت فرمائی عیسیٰ علیہ السلام اکیلے تھے کیسی محنت فرمائی اور پیغمبر علیہ السلام اکیلے تھے کیسی محنت فرمائی کہ پورے عالم پر اللہ تعالیٰ کے نام کا سکّہ جمادیا۔

توقسمیں کھانے کے بعد فرمایا **"لقد خلقنا الأنسان فی احسنِ تقویم"**

کہ اے انسان! ہم نے تمہارے اندر جو خمیر رکھا ہے اور تمہارا جو مٹیریل (Material) ہم نے بنایا ہے اس سے زیادہ خوبصورت اس سے زیادہ بہترین مٹیریل ہم نے مخلوقات میں کسی کا نہیں رکھا حضرت مولانا قاسم ناتوتوی رحمۃ اللہ علیہ (قاسم العلوم والخیرات) فرماتے ہیں کہ یہ جو حدیث شریف میں آتا ہے اور بزرگوں

کے اشعار بھی ہیں کہ میری ذات اس عالم میں نہیں سما سکتی اگر میری ذات کہیں سما سکتی ہے تو مؤمن کے دل میں سما سکتی ہے ؎

من نہ گنجم در زمین و آسماں
لیک گنجم در قلوبِ مؤمناں

میں زمین و آسمان کی وسعتوں میں نہیں سما سکتا یہ وسعتیں میری ذات کے سامنے تنگ ہیں لیکن میں مؤمن کے دل میں سما جاتا ہوں مراد اللہ تعالیٰ کی تجلّی اور انوارات ہیں جو مؤمن کے دل میں آجاتی ہے قاسم العلوم و الخیرات مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے دل کا مٹیریل ایسا بنایا ہے جیسے آئینہ کہ آپ آئینہ سورج کے سامنے لے جائیں تو اس آئینے میں پورے سورج کا عکس آجاتا ہے اور اس کی گرمی بھی اس کے ساتھ آجاتی ہے خالی عکس نہیں آتا بلکہ اس کی گرمی بھی اس کے ساتھ آتی ہے فرمایا اسی طرح انسان کا دل ایسا بنایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ تجلّی جو کوہِ طور پر پڑی تھی تو وہ ٹکڑے ہو گیا اور وہ زمین آسمان میں کہیں سما نہیں سکتی یہ انسان اپنے دل کو جب ذاتِ الٰہی کے سامنے پیش کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی پوری کی پوری تجلّی اور انوارات کا عکس اس میں آجاتا ہے اور یہ پوری تجلّی کو اپنے اندر سما لیتا ہے ایسے مٹیریل سے اللہ تعالیٰ نے اس انسان کا بنایا ہے۔

ادنیٰ کی اعلیٰ پر قربانی

میرے والد مولانا نیاز محمد ترکستانی رحمۃ اللہ علیہ عجیب منطقی انداز میں تقریر فرماتے تھے فرماتے تھے کہ جمادات اپنی قربانی نباتات پر دیتے ہیں یعنی مٹی قربانی دیتی ہے تو درخت پیدا ہوتا ہے اس لیے کہ مٹی قربانی دے گی تو درخت پیدا ہوگا مٹی اپنی ذات خرچ کرتی ہے تو درخت پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے اس لیے کہ آپ جتنی کھیتی باڑی کریں گے تو مٹی کی طاقت ختم ہوتی چلی جاتی ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو

قربان کرتی ہے اس لیے تو اس کی سپورٹ کے لیے کھاد ڈالتی جاتی ہے فرماتے تھے جمادات اپنی طاقت کو نباتات پر خرچ کرتے ہیں اور نباتات اپنی طاقت حیوانات پر خرچ کرتے ہیں انہی کو کھا کر وہ ہرن بھی تگڑی ہوتی ہے جس کو کھا کر شیر تگڑا ہوتا ہے۔ اسی کو ہاتھی کھاتا ہے اسی کو گائے بھینس کھاتی ہے میں اور آپ دودھ بھی پیتے ہیں اور اس طرح سارا نظام چلتا ہے گوشت بھی کھاتے ہیں نباتات اپنی طاقت حیوانات پر خرچ کرتے ہیں اور سارے حیوانات اپنی طاقتیں انسان پر خرچ کررہے ہیں جس کو چاہتا ہے کان پکڑ کر اپنے کام میں لگالیتا ہے ہاتھی جیسا جانور بھی اس کے سامنے ہل نہیں سکتا۔

انسان اور شیر

حضرت مولانا قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن تشریف لائے تھے یہ فقیر اس وقت طالب علم تھا تو حضرت نے تقریر فرمائی مجھے یہ واقعہ اس وقت کا سنا ہوا یاد آ گیا فرمایا کہ شیر کو کسی نے انسان کا تعارف کرایا کہ بہت خطرناک ہے دیکھنے میں بڑا کمزور ہے لیکن اس کی عقل بڑی تیز ہوتی ہے اس کے قریب کبھی نہ جانا شیر کو اپنی طاقت پر بڑا ناز گھمنڈ اور بڑا غرور ہوتا ہے کہا کہ کون سی ایسی چیز ہے چلو مجھے انسان دکھاؤ کسی نے بتایا اُدھر جاؤ وہاں انسانوں کی بستی ہے۔ وہ چلا تو راستے میں اس کو دھوبی کا گدھا ملا جو کام سے بھاگا ہوا تھا اس نے سوچا شاید یہی انسان ہوگا بڑا موٹا تازہ ہے چونکہ جنگل میں گدھے تو ہوتے نہیں ہیں اور وہ تو پہلی دفعہ شہر آ رہا تھا اس لیے انسانوں کے جانور پہلی دفعہ دیکھے اس گدھے نے کہا کس کا نام لے لیا تو نے اسی سے تو جان چھڑا کے میں جنگل میں آیا ہوں وہ میرا مالک مجھ سے کام لیتا ہے اور ساتھ ڈنڈے بھی لگاتا ہے آگے چلا تو اونٹ نظر آیا تو کہا یقیناً یہی ہوگا قد کاٹھ میں ہاتھی سے بھی لمبا ہے شیر نے دھاڑ ماری اور پوچھا کہ کیا تو ہے

انسان؟اس نے کہانہیں جی! کس کا نام لے لیا ارے! میرا مالک کسان صبح سے شام تک رہٹ چلوا چلوا کر پانی نکلواتا ہے میری پیٹھ دیکھ ساری زخمی ہے یہ کس کا نام لے لیا تو نے اس نے کہا عجیب بات ہے اتنے بڑے بڑے جانوراور انسان سے خوفزدہ آگے بیل ملا اُس نے بھی یہی دُہائی دی خیر اس نے بیل سے پوچھا انسان ہے کہاں؟ توبستی کے باہر کی طرف جوا یریا ہوتا ہے جہاں فنّی کام کرنے والے بڑھئی اور لوہار وغیرہ کی دکانیں ہوتی ہیں اس نے کہا وہ جو کام کررہا ہے ناں ہاتھ میں کوئی چیز لے کر یہ انسان ہے شیر نے کہا عجیب بات ہے یہ بالکل معمولی سا چھوٹا سا آدمی ہے معمولی اس کا وجود ہے! ابھی دیکھواس کو میں کیسے ٹھیک کرتا ہوں وہ اچانک وہاں پر پہنچ گیااور دھاڑ کر کہا تو انسان ہے؟ اس نے کہاہاں! میں انسان ہوں اس نے کہا تیرے اندر کیا ایسی چیز ہے ہر چیز تجھ سے ڈرتی ہے؟ اس نے کہا میرے اندر تو کچھ نہیں ہے آپ جنگل کے شیر ہیں

وہ آدمی دو چھینیاں لگا کر لکڑی کو پھاڑ رہا تھا اس نے کہا آپ میں بڑی طاقت ہے آپ اس لکڑی کو ذرا چیر کر دکھائیں اب شیر نے اس میں پنجے ڈالے چیرنے کے لیے تو اس نے چھینی نکالدی جب چھینی نکالدی تو شیر کے پنجے اس وزنی لکڑ میں پھنس گئے اب ڈنڈا لے کر جو اس کی پٹائی شروع کی پوری بستی جمع ہوگئی اب وہ گیدڑ بن گیا کچھ سمجھ نہ آئے نہ ہاتھ چھڑا سکے اور نہ وہ لکڑی لے کر دوڑ سکے خیر بعد میں اس کو چھوڑا تو بھا گا اور ہر ایک کو بتا تا گیا کہ انسان کے کبھی قریب نہ جانا۔

انسان کی صلاحیتیں اللہ تعالیٰ کے لیے

تو حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جتنے حیوانات ہیں اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدمت پر لگائے اور انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خدمت کے لیے پیدا کیا ہے کہ تم میرے لیے ہو تمہارے شب وروز تمہارے لحات تمہارے اوقات تمہاری

طاقتیں تمہاری صلاحیتیں سب میرے لیے ہیں تمہیں جو بولنے کی طاقت دی مجھ پہ خرچ کرو تمہیں جو دیکھنے کی طاقت دی مجھ پر خرچ کر تمہیں جو سننے کی طاقت دی مجھ پر خرچ کرو تمہیں جو سوچنے کی طاقت دی ہے مجھ پر خرچ کر دل کے اندر جو وسعتیں دی ہیں یہ مجھ پر خرچ کرو ہم نے جو تیرے اندر صلاحیتیں رکھی ہیں وہ اس لیے کہ تو ہماری ذات کو پا سکتا ہے اور تو اس مقام پر پہنچ سکتا ہے کہ فرشتے بھی پیچھے رہ جائیں گے اور تو ان سے آگے نکل جائے گا۔

رمضان المبارک صلاحیتیں نکھارنے کا موسم

اسی لیے میرے دوستو! یہ رمضان المبارک کا مہینہ اللہ نے ہمیں دیا ہے کہ اس میں تم اپنی صلاحیتوں کو نکھار سکتے ہو یہ صلاحیتیں نکھارنے کا موسم ہے مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

تازگیٔ   ہر   گلستانِ   جمیل

کہ صبح کو اُٹھ کر آپ باغ کو دیکھیں اس کے پتے سبز سبز نظر آ رہے ہیں جن پر شام کے وقت گرد و غبار تھا جن پر دھواں جما ہوا تھا آپ صبح کو اُٹھے تو آپ کو وہ تازہ تازہ نظر آ رہے ہیں۔

ہست   بر بارانِ   پنہانی   دلیل

فرمایا کہ یہ تازگی دلیل ہے کہ رات کو چھپ چھپ کے اس پر بارش ہوئی ہے جس کو میں اور آپ دیکھ نہ سکے فرمایا اسی طرح جب مؤمن کے دل پر اس مبارک مہینے میں رحمت کی بارش ہوتی ہے تو پھر اس کا چہرہ بتاتا ہے کہ جناب اس کے باغِ دل پر رات کو بارش ہوئی ہے کہ آج اس کا چہرہ شگفتہ شگفتہ نظر آتا ہے۔

تو میرے بھائیو! یہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کا موسم دیا ہے کیونکہ ہماری صلاحیتیں دو دُشمنوں کے قابو میں آ کر خراب ہوتی ہیں ایک شیطان ہے

دوسرا نفس ہے اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں ہمارا اِن دونوں دُشمنوں سے بچنے کا انتظام کر دیا کہ شیطان کو تو باندھ دیا جو ہمارے بس میں نہیں اس لیے قرآن نے کہا شیطان تمہیں دیکھتا ہے تم شیطان کو نہیں دیکھ سکتے اور میں شیطان کو دیکھتا ہوں شیطان مجھے نہیں دیکھ سکتا میری پناہ میں آجاؤ میں شیطان سے تمہاری حفاظت کروں گا اس لیے ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم'' ہمیں عطا فرمایا کہ دیکھو شیطان سے بچنا تمہارے بس میں نہیں جب دُشمن ہی نظر نہ آئے تو آدمی اس سے کیسے بچے تو فرمایا کہ اس ذات کے دامن میں چھپ جاؤ جو شیطان کو دیکھتا ہے اور شیطان اس کو نہیں دیکھتا تو تم اس کے دامن میں چھپ جاؤ تم بھی محفوظ ہو جاؤ گے۔

رفع حاجت کی سنت کا ایک راز

اس لیے تو حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب آدمی بیت الخلا میں داخل ہوتا ہے بایاں پاؤں داخل کرتا ہے ''اللّٰھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث'' دعا پڑھتا ہے تو حدیث شریف میں آتا ہے کہ شیاطین اور جنات کے سامنے پردے ڈال دیئے جاتے ہیں ان کو نظر ہی نہیں آتا کہ یہ آدمی کیا کر رہا ہے یہ اس دعا کی برکت ہے۔

ہمارے شیخ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحبؒ نے تو عجیب بات فرمائی اللہ والوں کی باتیں بھی عجیب ہیں فرمایا کہ حدیث شریف میں آتا ہے جب آدمی بغیر بسم اللہ کے بیت الخلا میں داخل ہوتا ہے تو شیاطین اور جنات اس کی شرمگاہ سے کھیلتے ہیں شرمگاہ سے کھیلنا کیا ہے؟ اس کی شرمگاہ پر شر کی پھونک مارتے ہیں تا کہ وہ بدمعاشی پر اُترے اور اس کو غلط وسوسے اور خیالات آئیں میرے شیخ فرماتے تھے کہ جب آدمی اس دعا کو پڑھ کر جائے گا خود بھی پابندی کرے گا اپنی اولاد کو بھی اس کی پابندی کرائے گا تو اس کے اپنے بھی اور اس کی اولاد کے اخلاق بھی سالم رہیں گے

سلامت رہیں گے اور خود نبی ﷺ کی ہر بات میں عجیب وغریب راز ہیں

انسان کے دو دُشمن، نفس اور شیطان

میرے دوستو! دو چیزیں ہیں جو انسان کی صلاحیتوں کو دبوچے ہوئے ہیں یا تو آدمی نفس کے قابو میں آجاتا ہے اور یا شیطان کے میرے شیخ فرماتے ہیں کہ نفس شیطان سے بھی بڑا شیطان ہے شیطان کو بہکانے والا تو اس کا نفس ہے اس وقت تو کوئی شیطان نہیں تھا آج لوگ ماحول کی بات کرتے ہیں کہ جی! کیا کریں ماحول خراب ہے اور خود بُرے ماحول سے نکلنے کے لیے کچھ محنت نہیں کرتے یا ماحول کے خلاف چلنے کی ہمت نہیں کرتے تو میرے شیخ نے فرمایا کہ اگر ماحول ہی سے آدمی ہر وقت متاثر ہوا کرتا ہے تو شیطان فرشتوں کے ماحول سے متاثر کیوں نہ ہوا؟ شیطان تو ہر وقت فرشتوں کے پاکیزہ ماحول میں تھا تو پھر شیطان نے یہ شیطانی کیوں کی اس لیے کہ اس کے نفس نے اس کو قابو کر لیا۔

توبہ کا پاؤڈر

میرے دوستو! پوری دنیا کا ماحول اس کے خلاف ہو ان شاءاللہ! اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا آدمی خود ہاتھ پاؤں ڈھیلے ڈالتا ہے کہ کیا کریں مولانا صاحب! ماحول خراب ہے بھئی! ٹھیک ہے ماحول خراب ہے لیکن ماحول خراب ہونے کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ آپ بھی کوشش نہ کریں ؎

جو ناکام ہوتا رہے عمر بھر بھی
بہرحال کوشش تو عاشق نہ چھوڑے
یہ رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے
جو سو بار ٹوٹے تو سو بار جوڑے

توبہ کر لے معافی مانگ لے اللہ تعالیٰ فوراً معاف کر کے اپنا بنا لیں گے میں

ایک دو ماہ پہلے برطانیہ گیا دوستوں نے کہا حضرت! ماحول بہت خراب ہے تو ہم کیسے بچیں؟ میں نے کہا توبہ تو کر سکتے ہو استغفار تو کر سکتے ہو یا نہیں؟ کہنے لگے کر سکتے ہیں میں نے کہا وہ کیسا بے عقل آدمی ہوگا کہ جس کا دامن گندا ہوتا رہے اور وہ دھونے کی فکر نہ کرے بار بار مشین کی کالک لگ جاتی ہے تو عقلمند کہے گا بھئی! تو دھولیا کر صاف ہو جائے گا دوبارہ لگ جائے تو دوبارہ دھولے تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے توبہ کا پاؤڈر اس لیے دیا ہے کہ اگر بار بار گندے ہو رہے ہو تو دھولیا کرو کم از کم تم دھونے والوں میں سے تو قیامت کے دن لکھے جاؤ گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ میرا وہ بندہ ہے جس نے اپنے دامن کو دھوتے دھوتے زندگی بسر کی خراب ہوتا رہا یہ دھوتا رہا اور پھر کیا ہوتا ہے ایسے آدمی کا جب آخری وقت آتا ہے تو توفیقِ توبہ دے کر اپنا بنا کر پاس بلاتے ہیں کیونکہ کوشش کرتا رہا ایک آدمی کوشش ہی نہ کرے ہاتھ پاؤں ڈھیلے ڈال دے کہ جی! کیا کریں؟

غافل دل کا انجام

یاد رکھو! اس کا نام غفلت ہے اور تمام بیماریوں میں سب سے بڑی بیماری غفلت ہے اور اللہ تعالیٰ نے تشبیہ دی ہے جانوروں سے ایسے لوگوں کو۔

"اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلّ اُولٰئِکَ هُمُ الْغٰفِلُوْن" (سورۃ الاعراف آیت ۱۷۹)

فرمایا یہ جانور ہیں جانوروں سے بدتر ہیں یہ غافل ہیں غافل ہونے کا مطلب کیا ہے کہ فکر ہی نہیں ہے گناہ کر رہا ہے تو گناہ سے نکلنے کی اور گناہ کو دھونے کی فکر ہی نہیں ہے آدمی کو فکر پیدا ہو جانی چاہیے اسی لیے قرآنِ مجید نے موازنہ بھی کیا ہے

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی (سورۃ الیل پارہ ۳۰)

فرمایا کہ جو راہِ مولیٰ میں خرچ کرتا ہے اور تقویٰ اختیار کرتا ہے "وصدق بالحسنٰی" اور ہمارے لائے ہوئے خوبصورت دین کی تصدیق کرتا

ہے ”فسنیسّرہٗ للیسریٰ“ ہم جنت کے آسان راستے کو اس کے لیے مزید آسان کر دیتے ہیں کہ جنت کا راستہ تو آسان راستہ ہے کیونکہ ہماری فطرت کے مطابق ہے فرمایا ہم مزید آسان کر دیتے ہیں۔

”وَ امَّا مَن بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰی“ اور جو بخل کرتا ہے اور مال کو خرچ نہیں کرتا ہے ”و استغنٰی“ اور بے پرواہی کرتا ہے۔

”وَ کَذَّبَ بِالْحُسنٰی“ اور ہمارے لائے ہوئے خوبصورت دین کو جھٹلاتا ہے

”فسنیسّرہ للعُسریٰ“ فرمایا کہ جہنم کا مشکل راستہ ہم اس کے لیے آسان کر دیتے ہیں آسانی سے جہنم کے گڑھے میں جا گرتا ہے ورنہ جہنم تک پہنچنا مشکل ہے بڑی رکاوٹیں ہیں لیکن اس کو دھکا دے کر پہنچا دیتے ہیں کیونکہ یہ خود ہی جہنم میں جانا چاہتا ہے یہاں پر قرآن مجید سے موازنہ ہے تقویٰ کا موازنہ استغناء کے ساتھ کیا ہے قرآن مجید نے اور خرچ کرنے کا بخل سے موازنہ کیا ہے اور تصدیق کا موازنہ تکذیب سے کیا ہے اور وہاں پر تقویٰ کا موازنہ استغناء سے کیا کہ غافل لوگ بے پرواہ ہیں اور متقی کا مطلب کیا ہے یعنی پرواہ کرنے والا اب یہ نہیں کہہ سکتے کہ سو فیصد گناہوں سے پاک ہو گیا لیکن پھر بھی روتا ہے خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے دامن کو دھوتا ہے آنسو بہاتا ہے اپنی کوتاہیوں کا ہر وقت اس کو احساس ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے زاریاں کرتا رہتا ہے احساس اس کا زندہ ہے دل زندہ ہے سوئی چبھوئی جائے تو زندہ آدمی تڑپنے لگتا ہے چھوٹا سا کانٹا اس کے قدم میں لگ جائے تو وہ تکلیف محسوس کرتا ہے وہ دیہاتیوں کی طرح کانٹے کو لیے پھرتا ہے کہ یار کانٹا لگا ہوا ہے پاؤں رکھتا ہوں تو تکلیف ہے تو اسکا نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ کہیں کوئی بھلا مانس مل جاتا ہے اس کو کہتا ہے یار! میرا کانٹا ذرا نکال دو یہ کانٹا مجھے راحت نہیں لینے دے رہا۔

اللہ کی محبت کا کانٹا

میرے دوستو! اسی طرح اگر قلب میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا کانٹا چبھ جائے انسان کے قلب میں یہ احساس کہ میں خدا کے حق میں کوتاہیاں کررہا ہوں اگر کوئی کانٹا لگ جائے اور یہ احساس زندہ رہے اور کہیں کوئی بھلا مانس کوئی اللہ والا مل جائے تو فوراً اپنے درد کی دوا لینے کی کوشش کرے گا ورنہ رمضان المبارک کا مہینہ بھی آئے گا تو ویسے ہی گزاردے گا اور اگر حرمین شریفین میں بھی جائے گا تو ویسے ہی گزاردے گا کسی اللہ والے کی زیارت بھی ہوگی تو غفلتوں میں گزاردے گا ہر وقت یونہی غفلت بعد میں پھر سر پر ہاتھ رکھ کر روئے گا کہ کاش! میں کچھ کر لیتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ پرواہ نہ کرنا غفلتِ قلب ہے کہ انسان کا دل غافل ہے کوئی اس کو فکر ہی نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ مبارک مہینہ بھی اسی لیے دیا ہے کہ دیکھو تم ہمارے قرب کا مزہ چکھ لو ہم تمہیں اپنا بنانا چاہتے ہیں اس لیے ہم نے تمہیں یہ مہینہ دیا ہے اور ہم تمہاری مدد کررہے ہیں اس بات میں کہ تم ہمارے بن جاؤ۔

ورنہ اللہ تعالیٰ پر کوئی لازم تھوڑا ہی ہے یاد رکھو! معاف کرنا بھی اللہ تعالیٰ پر واجب نہیں ہے میں اور آپ رات دن روتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو ضرور ہی معاف فرمادیں یاد رکھو! اللہ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب ہوجائے فرض ہوجائے تو اللہ اللہ ہی نہ رہے یہ فرض اور واجب تو بندوں پر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ پر تھوڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت

تو اللہ تعالیٰ اپنی شانِ رحمت کی وجہ سے ہمیں معاف کردیتے ہیں اس لیے ہمارے دادپیر حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ''رحیم ودود'' قرآن نے بیان کیا کہ میں رحیم ہوں میں ودود ہوں کہیں ''غفور ودود'' ہے کہیں ''غفور رحیم'' ہے کہ دیکھو تمہیں معاف کرنا میرے ذمہ واجب یا لازم نہیں ہے

میں اپنے پیار کی وجہ سے تمہیں معاف کردیتا ہوں کہ مجھے تم سے پیار ہے جس طرح ابّا اپنے بچے کو معاف کردیتا ہے اس کو اپنی پدری محبت مجبور کرتی ہے ماں کی مامتا مجبور کرتی ہے تو حضرت شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے ''مارے میا کے(پوربی جملہ)کے میں تمہیں معاف کردیتا ہوں'' میری محبت مجھے مجبور کرتی ہے ورنہ مجھ پر کوئی چیز فرض نہیں ہے اللہ تعالیٰ پر کوئی فرض نہیں تھا کہ ہمیں اپنے آپ تک پہنچانے کے لیے ایسے مہینے دیتے جس میں ہمارے ظاہر کو دھوتے ظاہر کو بھی سجدے کے ساتھ مزین کردیا کہ تم جہاں ہمارے دربار میں عشاء کی سترہ رکعتیں پڑھتے تھے آؤ! اس کے ساتھ بیس اور شامل کرلو ہم نے دربار اور کھول دیا آؤ! ہم نے تمہارے لیے چالیس مزید سجدوں کا انتظام کردیا کہ چالیس بار اور ہمارے قدموں میں سر رکھو اس لیے کہ سجدہ کرنا کیا ہے؟

نماز قربِ الٰہی کا ذریعہ

حدیث شریف میں آتا ہے کہ آدمی جب کھڑا ہوتا ہے اللہ اکبر کہہ کر تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''انا بینهٗ و بین القبلةِ'' میں قبلے اور بندے کے درمیان خود آجاتا ہوں اور اس وقت تک بندہ کی طرف متوجہ رہتا ہوں جب تک بندہ میری طرف متوجہ ہے اور فرمایا جب بندہ اپنی توجہ ہٹا دیتا ہے تو میں بھی اپنی توجہ ہٹا دیتا ہوں اور جب بندہ رکوع کرتا ہے تو میرے قریب ہوجاتا ہے اور جب سجدہ کرتا ہے تو اس کا سر میرے قدموں میں ہوتا ہے نماز مؤمن کی معراج اس لیے قرار دی گئی کہ اللہ تعالیٰ کا اس میں قرب مل جاتا ہے جیسے پیغمبر علیہ السلام کو وہاں آسمانوں میں قرب ملا تھا تو یہاں مؤمن بندے کو سجدہ میں اپنا قرب عطا فرماتے ہیں اور پیغمبر علیہ السلام کی اس معراج کی برکت سے یہ معراج ملی۔

میرے دوستو! یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہمیں اس لیے ملا کہ شیطان تو ویسے ہی

قابو میں ہے نفس روزے سے قابو ہوگا اب باطن بھی مزین ہو رہا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کا فرمان

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کا پیٹ خالی ہو سارے اعضاء کا پیٹ بھرا رہتا ہے آنکھ بھی کہیں دیکھنا نہیں چاہتی اور ہاتھ بھی غلط نہیں چل سکتے اور پاؤں بھی کہیں آوارہ گردی کے لیے جانا نہیں چاہتے اور کان بھی اول فول سننا نہیں چاہتے اور زبان بھی بک بک کرنا نہیں چاہتی سب اعضاء چپ کر کے بیٹھ جاتے ہیں جب انسان کا پیٹ خالی ہو تو جملہ اعضاء کا پیٹ بھرا ہوتا ہے اور جب پیٹ بھر جائے تو اعضاء بھوکے ہو جاتے ہیں آنکھ کہتی ہے ہمیں بھی نظارے دکھاؤ کان بھی کہتے ہیں ہمیں بھی کچھ سنواؤ ہاتھ کہتے ہیں ہمیں بھی کچھ پکڑواؤ پاؤں کہتے ہیں ہمیں بھی کہیں سیر سپاٹا کرواؤ تو سارے اعضاء بھوکے ہو جاتے ہیں فرمایا یہ عجیب اللہ تعالیٰ نے روزے کا فلسفہ دیا کہ روزہ رکھو تاکہ سارے اعضاء کا پیٹ بھرا رہے صبح سے شام تک بس میری ہی یاد میں تم رہو یا تو ذکر اذکار کرتے رہو یا میرا نام لے کر سو جاؤ کیونکہ خدا کا نام لے کر سو جاؤ گے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ اپنے کھاتے میں لکھ دیں گے۔

سنت کا انعام

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو آدمی سنت طریقے پر دعا پڑھ کے سوتا ہے اور سنت طریقے پر اُٹھتا ہے تو سارا سونا اس کا عبادت شمار ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اوّل آخر کو دیکھتے ہیں اس لیے دعا سے پہلے اور دعا کے بعد جو درود شریف پڑھا جاتا ہے اس میں یہی راز ہے کہ جب اوّل آخر کو قبول کر لیں گے تو بیچ والی بھی ان شاء اللہ قبول کر لیں اس لیے ترمذی شریف کی روایت ہےحضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ دعا زمین آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک درود شریف نہ پڑھا جائے

جب درود شریف پڑھا جاتا ہے تو خدا کے دربار میں پہنچ جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اوّل آخر کو دیکھتے ہیں کہ اوّل آخر کیا ہے زکوٰۃ میں بھی یہی بات ہے آپ زکوٰۃ کا نظام دیکھ لیجئے آج نصاب آپ کا پورا ہو گیا اب بیچ میں (درمیانِ سال میں) کبھی نیچے کبھی اوپر جائے گا جس دن سال پورا ہو گا اس دن دیکھا جائے گا کہ آپ کے پاس کتنا سرمایہ ہے اسی پر زکوٰۃ آجائے گی اس لیے کہا جاتا ہے

''انما العبرة بالخواتيم''

کہ خاتمے کا اعتبار ہے لیکن یاد رکھو خاتمے کا مدار بھی انسان کی کوشش پر ہے اگر آدمی بیچ میں کوشش نہ کرے کہ جب وقتِ آخر آئے گا تو کلمہ پڑھ لیں گے کہ دیکھو بھئی! مجھے کلمہ پڑھا دینا آخری وقت میں میرے دوستو! ایسے وقت میں موت آجائے کہ وہاں پڑھانے والا ہی کوئی موجود نہ ہو تو آدمی کیا کرے گا؟

ایک عبرت انگیز واقعہ

میں ابھی برطانیہ گیا مجھے ایک دوست نے بتایا جو نرسنگ ہاؤس میں کام کرتے ہیں مسلمان ساتھی ہیں کہتے ہیں میری ڈیوٹی لگی تو وہاں پُرانے انگریز بابے ہیں ان کی خدمت میں ڈیوٹی تھی وہاں ایک بابے کو دیکھا جو عیسائی لگ رہے تھے لیکن میرے دل میں بار بار آیا کہ میں اس سے انٹرویو کروں کون ہے یہ؟؟

میں ایک مہینے سے وہاں ڈیوٹی دے رہا ہوں نہ اس کی زبان سے خدا کا نام سنا نہ سلام سنا بالکل ایسا لگتا تھا کہ جیسے یہ بھی عیسائی ہیں لیکن میرے دل میں کھٹک تھی تو میں نے اس سے پوچھ لیا کہ بھئی! آپ کون ہیں؟ وہ میرے سوال پر رونے لگا اور پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا مسلمان کہنے لگا میں بھی مسلمان ہوں اور یہ کہہ کر اور زور سے رونے لگ گیا کہا میں مسلمان ہوں شام کا رہنے والا یہ چمک دمک کی دنیا دیکھ کر اپنے بال بچے چھوڑ کر یہاں آ گیا یہاں پر میں نے ایک عیسائی عورت سے شادی

کر لی میرے بچے پیدا ہو گئے۔

اب جب میں ذرا معذور ہوا تو وہ مجھے یہاں پر ڈال گئے اب میں واپس شام جانا چاہتا ہوں تو میرے گھر والوں نے گورنمنٹ کو درخواست دی ہے کہ انہیں واپس نہ جانے دیا جائے کیونکہ وہاں جائے گا تو ہمارا ابّا ضائع ہو جائے گا مرجائے گا وہاں سنبھالنے والا کوئی نہیں ہے ہم گورنمنٹ پر مقدمہ کریں گے اس لیے یہاں مجھے باندھا ہوا ہے گرفتار کرایا ہوا ہے شام سے میرے بچوں کا خط آتا ہے کہتے ہیں یہاں آؤ ہم تمہاری خدمت کریں گے یہاں نہ میرا ایمان سلامت ہے اور نہ اعمال کی توفیق ہے۔

نیک اعمال حسنِ خاتمہ میں معاون

یاد رکھو! انسان کی بیچ کی زندگی میں جو یہاں وقت گزار رہے ہیں یہی آخری وقت پر اثر انداز ہوتا ہے اس وقت میں آدمی اگر کوشش کرتا رہے تو آخری وقت میں یہی کوشش کام آئے گی مجھے ابھی مدینے شریف میں ایک عزیز نے بتلایا کہ یہاں پر چالیس سال سے ایک آدمی مسجد نبوی میں تھے اور بڑی نیک فطرت کے مالک تھے مسجد نبوی میں لوگوں کی بڑی خدمت کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ میری تمنا ہے کہ میں یہیں مرجاؤں جنت البقیع میں مجھے جگہ مل جائے

وہاں ایسا نظام ہے جہاں آدمی فوت ہوا جلدی جنازہ کرایا اور دفن کر دیا اصل سنت یہی ہے۔

حضراتِ صحابہ کرام اگر چار آدمی ہوتے تھے تو وہیں پر ہی جنازہ پڑھ کر وہیں دفن کر دیتے تھے کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے جو آدمی مسافرت میں فوت ہو جائے تو اسکی مرنے کی جگہ سے لے کر پیدائش کی جگہ تک پیمائش کر کے اس کے نامۂ عمل میں درج کر دی جاتی ہے۔

ابھی پچھلے سال وہ فوت ہوا رات کو انتقال ہوا اس کے بعد ساری کارروائی ہوئی وہ پاکستانی تھے کوئی عزیز واقارب نہیں پہنچ سکے کہا کہ جب ہم نے ان کا جنازہ کرایا (وہ جنت البقیع میں الگ سی جگہ بنی ہے وہاں جنازہ کرایا جاتا ہے) اتنی مخلوقات اتنی مخلوقات کہ آج میری عمر پچپن سال ہوگئی میں نے اپنی زندگی میں بقیع میں ہونے والے جنازوں میں اتنا بڑا جنازہ کسی شخص کا نہیں دیکھا۔

جو خدا کا ہو جائے ساری چیزیں میرے دوستو! اس کی ہو جاتی ہیں تو آدمی یہ سوچے کہ میں آخر وقت میں یہ نیک کام کرلوں گا۔نہیں! یہ بیچ کی زندگی اثر انداز ہوتی ہے۔

سفیان ثوریؒ کے شاگرد کا واقعہ

حدیث شریف میں آتا ہے ’’تموتون کما تحیون‘‘ موت ان اعمال پر آئے گی جس پر زندگی بسر کی ہے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے دو شاگرد تھے دونوں حدیث پڑھتے تھے بعد میں ایک جہاد میں چلے گئے عیسائیوں کے ساتھ جہاد تھا مقابلے پر ایک ایک آدمی آتا تھا ایک عیسائی آیا جس نے اپنا منہ باندھا ہوا تھا اس نے اس مسلمان کو جب پکارا نام لے کر کہا تو فلاں ہے اس نے کہا ہاں! تُو کیسے پہچانتا ہے؟ اس نے جب منہ کھولا اور کہا میں تیرا ساتھی ہوں جو سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں حدیثیں پڑھتے تھے۔ اس نے کہا بد بخت! تُو عیسائی بن گیا اس نے کہا ہاں! میرے باطن میں ایک خرابی ہمیشہ رہتی تھی کہ میں اپنے آپ کو سب سے افضل سمجھتا تھا کیونکہ میں اونچے قوم قبیلے کا تھا مال بھی میرے پاس بہت تھا حسنِ ظاہر بھی خدا نے مجھے دیا تھا اور علم میں بھی میں اپنی عقل کی وجہ سے آگے تھا میں ہمیشہ تم کو حقیر اور معمولی سمجھتا تھا۔بس اس کی نحوست ہے کہ میرے دل پر مہر لگ گئی اور میں ایک عیسائی لڑکی پر عاشق ہو کر عیسائی ہو گیا لیکن اب مجھے ایمان قبول کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

اس نے کہا پھر تو تو مرتد ہے قتل کرنا تجھے واجب ہے آخر یہ آگے بڑھا اور اسے قتل کر دیا وہ واصلِ جہنم ہو گیا۔

تو میرے دوستو! یہ اللہ تعالیٰ ہمیں مواقع دیتے ہیں یہ رمضان کا مہینہ میرے اور آپ کے لیے موقع ہے کسی بھی گناہ میں مبتلا ہو چھوڑ دو چھوڑنا بہت آسان ہے میں اس میں تمہارے لیے بہت آسانی کر دوں گا تھوڑی سی ہمت کی ضرورت ہے اور جب ایک دفعہ چھوڑ دو گے تو چھوڑ کر جو مزہ آئے گا وہ مزہ جب تم چکھ لو گے تو خود کہو گے اس گناہ میں وہ مزہ نہیں ہے جو چھوڑنے میں مزہ ہے۔

فرار کی لذت

بلکہ میرے شیخ تو فرماتے ہیں کہ کوئی دُشمن بچہ پکڑ کر لے گیا تو اُس نے دُشمن سے ہاتھ چھڑایا اور اپنی اماں کی طرف دوڑا جب دوڑا تو اس کو دو مزے آرہے ہیں ایک دوڑنے کا مزہ کہ دُشمن سے دور ہو رہا ہے اور دوسرا اپنی ماں کے قریب ہونے کا مزہ۔ ایک تو دوڑنے کا مزہ اور پھر جب ماں کے دامن میں جا کے چمٹ گیا تو پوری دنیا کی لذتیں اس میں اس کو محسوس ہوئیں فرمایا بندہ جب گناہ چھوڑ کر خدا کی طرف دوڑتا ہے ایک دوڑنے کا مزہ کہ گناہ سے دور ہوتا جاتا ہے خدا کے قریب ہوتا جاتا ہے اور جب خدا کے دامنِ قرب میں اور دامنِ رحمت میں آجاتا ہے تو اس لذت کو زبان سے بیان ہی نہیں کیا جا سکتا

محسوس تو ہوتے ہیں دکھائی نہیں دیتے
اس چومنے والے کے ہیں لب اور طرح کے

اللہ تعالیٰ ایسی محبت پیدا کر دیتے ہیں کہ انسان کا دل جانتا ہے کہ مجھے کیسا قرب اور کیسی لذت ملی بس میرے دوستو! جتنے بھی ایام باقی ہیں اس میں کوشش کرو کوشش کیا ہے کہ یقینی بناؤ! اس بات کو کہ گناہ چھوڑنے ہیں کوئی خراب عادت لگی ہے اس کو چھوڑ

دیں۔اپنے باطن پر جو رحمت کی بارش ہو رہی ہے اس پہ نفس کو قدم نہ رکھنے دیں۔ آدمی چھتری لے کر کھڑا ہو جائے تو بارش اس کو کیا فائدہ دے گی۔

میرے دوستو! یہ چھتری جو نفس نے لگائی ہے شیطان تو قید ہے لیکن نفس تو ساتھ ہی ہے ناں! اس کو قابو کرلو تا کہ رحمت کی بارش براہِ راست میرے اور آپ کے قلب اور روح پر اور قلب وجاں پر گرے اور ہمارے اندر کی بہار چہرہ بتا دے گا۔

تازگیٔ ہر گلستانِ جمیل
ہست برباران پنہانی دلیل

چہرے کی تازگی بتاتی ہے کہ تیرے باطن میں کہیں سے بارش ہوئی ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ واخر دعوانا ان الحمدللّٰہِ ربِّ العالمین

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِىَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَسَنَدَنَا وَحَبِيْبَنَا وَشَفِيْعَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ، اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

شهر رمضان الذى انزل فيه القرآن هدًى للناس وبيّناتٍ من الهُدى و الفرقان“

وقال النبى صلى الله عليه وسلم: ياعلى تعلموا القرآن وعلّموا النّاس فانْ مُتَّ مُتَّ شهيدًا. او كما قال عليه الصَّلٰوة والسلام.

صَدَقَ اللّٰه وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِىُّ الْكَرِيْم

ہدایت کے مراکز تین ہیں

میرے محترم بزرگواور دوستو! اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کا تعارف قرآن مجید کے ذریعے کرایا کہ رمضان کیا ہے جس میں قرآن مجید اُترا ہے یہ قرآن مجید کے اُترنے کا زمانہ ہے تو پورا زمانہ پورا مہینہ خیرو برکت کا مہینہ بن گیا کیونکہ اس میں قرآن اُترا ہے اور قرآن جو ہے وہ مرکزِ ہدایت ہے پورے عالم میں ہدایت کے جو مراکز ہیں وہ قرآن مجید نے تین بیان کیے جن سے لوگوں کو وافر ہدایت ملتی ہے آسانی سے ہدایت ملتی ہے ویسے تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی بے شمار نشانیاں پھیلائی ہوئی ہیں

انسان کو کبھی ایک چھوٹا سا واقعہ ہدایت پر لے آتا ہے لیکن تین بڑے مرکز ہیں۔

پہلا مرکزِ ہدایت: ''قرآن مجید''

ان میں ایک قرآن مجید ہے

''ھدًی للنّاس'' پورے عالم کی ہدایت کا ذریعہ ہے پورے عالم کی ہدایت کے لیے قرآن ہم نے نازل کیا ہے۔

''ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدّکِر''

''ہم نے نصیحت کے لیے قرآن بہت آسان رکھا ہے'' ایک آیت پر غور کر لے انسان کو بہت کچھ نصیحت ہو جاتی ہے اس کو آخرت نظر آجاتی ہے۔

حضرت علی المرتضٰی فرمایا کرتے تھے کہ اگر سورۂ فاتحہ اُترتی تنہا یہی کافی تھی فرماتے تھے کہ اگر میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر کروں ستر اونٹ اُس کے بوجھ کو اُٹھائیں گے اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے (رضی اللہ عنہ)

''ھدیً للنّاس'' فرمایا کہ پورے عالم کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے اس سے ہدایت حاصل کرو تلاوت کرو تب بھی ہدایت ملے گی اس کو سمجھو تب بھی ہدایت ملے گی اس کے مسائل پر عمل کرو تب بھی ہدیت ملے گی یعنی قرآن مجید سے جس انداز سے بھی تمہارا تعلق ہوگا آپ کو اس سے ہدایت ملے گی۔

تلاوتِ قرآن دل کا زنگ اُتارنے کا ذریعہ ہے

اگر قرآن مجید کے معانی و مطالب سمجھ میں نہیں آرہے تو نفسِ تلاوت بھی آپ کی ہدایت کا ذریعہ بنے گی اس لیے حدیث شریف میں آتا ہے کہ انسان کے دل پر ایسے زنگ چڑھ جاتا ہے جس طرح پانی سے لوہے پر زنگ چڑھتا ہے دو چیزیں زنگ کو اُتارتی ہیں (۱) ایک موت کو یاد کرنا اور (۲) دوسرا قرآن مجید کی تلاوت کرنا ایک

آدمی موت کو یاد کرتا ہے زنگ اُتر جاتا ہے تلاوت کرتا ہے زنگ اُتر جاتا ہے تو جب دل کا زنگ اُتر جاتا ہے تو اندر کا مال باہر چھلکے گا اور آپ کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے گا اصل مسئلہ تو یہی ہے لائٹ ہے روشنی ہے فائدہ نہیں اُٹھا پارہے کیونکہ روشنی باہر نہیں آرہی وہ اندر چھپی ہوئی ہے گناہوں کی نحوست سے دل زنگ زدہ اور مردہ ہو چکا ہے اس لیے کہتے ہیں کبھی زنگ لگتے لگتے اتنا زنگ لگ جاتا ہے آخر اللہ تعالیٰ کو مہر لگانی پڑتی ہے کہ اب یہ کسی قابل نہیں رہا۔

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید کا فرمان

اس کی بڑی اچھی مثال حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ دیتے تھے کہ دانہ جیسا بھی ہو وہ بظاہر کیسا ہی پھپھوندی لگا ہوا کیسا ہی ہو اس کو آپ زمین میں ڈال دیں کھاد ڈالیں پانی ڈال دیں پھپھوند لگے ہوئے بیج سے بھی درخت نکل آتا ہے چلو کچھ کمزور ہو گا لیکن اس میں سے پودا نکل آئے گا لیکن اگر اس بیج کو بھون دیا جائے اور پکا دیا جائے تو آپ دنیا بھر کی کھادیں ڈال دیں تو اس بیج میں سے پودا نکلنے والا نہیں ہے جب گناہوں کی گرمی کی وجہ سے انسان کی صلاحیت کا بیج جل جاتا ہے اتنے گناہ کیے کہ بالکل خدا کی ذات سے غافل ہو گیا تو پھر وہ بیج جل جاتا ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ اس دل کا سارا مال اس میں رکھ کر اور اس کی تھیلی بند کر کے مہر لگا دی جاتی ہے فرمایا قیامت سے پہلے کوئی اس کو کھولنے والا نہیں ہے اب کھولے گا تو گند نکلے گا اس میں سے اب کوئی چیز نہ باہر سے اندر آنے والی نہ اندر سے باہر جانے والی تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کو مرکزِ ہدایت قرار دیا کہ قرآن مرکزِ ہدایت ہے ”ہُدًی للنّاس“ اے لوگو! تمہاری ہدایت کا ذریعہ بنایا ہم نے اس لیے ہم نے رمضان کو فضیلت دے دی جس میں اس مرکزِ ہدایت کو اُتارا ہے تمہارے لیے پورے عالم کے لیے قیامت تک کے لیے ہر نسل، ہر رنگ، ہر زبان والوں کے لیے قرآن اُتارا ہے

اس لیے قرآن مجید کا معجزہ ہے کہ دنیا کے وہ لوگ جو دوسری زبانیں نہ سیکھ سکے قرآن آسانی سے سیکھ جاتے ہیں۔

افریقا کے جنگل میں رہنے والا آپ اس کو انگریزی سکھانا چاہیں کسی زبان سیکھنے کے لیے اس کا مغز نہیں لیکن قرآن سکھانا چاہیں تو ماشاء اللہ! ہمارے تبلیغی جماعت کے دوست بتاتے ہیں جو افریقی ملکوں کے اندر جاتے ہیں وہاں دیکھتے ہیں ماشاء اللہ! ایسے قرآن پڑھنے والے ہیں ایسا لگتا ہے یہ عربوں کی نسل ہیں حالانکہ ان کی زبان کو قرآن سے مناسبت بھی نہیں ہے ہم تو پھر بھی اردو بولتے ہیں اور اردو میں قرآن مجید کے بہت سے الفاظ ہم اور آپ استعمال کرتے ہیں۔

حضرت مولانا عبدالغنی پھولپوری رحمہ اللہ کا ملفوظ

اس لیے ہمارے دادا پیر حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اپنے بیگ وغیرہ پر اردو میں نام نہ لکھا کرو اس میں قرآن مجید کے حروف اور الفاظ ہیں ہم سفر میں جاتے ہیں بیگ وغیرہ یا آبِ زم زم کے ڈبے پر نام پتہ لکھ دیتے ہیں حاجی پہلے ہی لکھ لیتے ہیں حاجی فتّھو اور حاجی نتّھو پہلے ہی لکھ دیتے ہیں میں حج پر گیا ابھی حج نہیں کیا تو سب نے آب زم زم کے ڈبے پر حاجی فلاں حاجی فلاں لکھا اور میں نے اپنا صرف ''جلیل احمد'' نام لکھا مجھے کہنے لگے حضرت! آپ نے حاجی کیوں نہیں لکھا؟ میں نے کہا کہ اوّل تو ہم نے حج کیا نہیں ابھی تک، دوسری بات کہ اپنے کو حاجی کہنا خود کو میاں مٹھو کہنا ہے دوسرا حاجی کہے تو ٹھیک ہے کیا فائدہ جو خود حاجی فلاں حاجی فلاں لکھ دیا لیکن یہ انسان کے اندر کا ایک مرض ہے کہ وہ ایسی چیزوں کو خوب لگاتا ہے کہ میرا نام کے ساتھ یہ لاحقہ بھی خوب رواج پا جائے میاں! خدا کے ہاں جو قبول ہو جائے اتنا ہی کافی ہے میرے شیخ فرماتے ہیں کتنے قیامت کے دن حاجی پاجی نکلیں گے اور کتنے غیر حاجی ولی نکلیں گے کتنے اولیاء کرام قیامت کے دن

ہوں گے جنہوں نے حج نہیں کیا ہوگا لیکن خدا کے قرب میں کھڑے ہوں گے اور کتنے حاجی ہوں گے جو مجرموں کی صف میں کھڑے ہوں گے کہ حج کر کے بھی خدا کو ناراض کیا ہے۔

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے حج نہیں کیا

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے صاحبِ نسبت بزرگ ہیں انہوں نے حج نہیں کیا حج پر نہیں گئے کیونکہ حضرت عجیب فقر و فاقے کے عالم میں وقت گزارتے تھے اور اس زمانے کی بات ہے جب مغلوں کو زوال آیا حالانکہ خود بھی شاہی خاندان سے تعلق تھا لیکن وہ زمانہ زوال کا زمانہ تھا ایک مرتبہ کسی نے حضرت کو سو دینار ہدیہ دیا حج کا مہینہ تھا فوراً کھڑے ہوگئے فرمایا آج مجھ پر حج فرض ہوگیا اب سب مرید خوش ہوگئے کہ چلو حضرت کی رفاقت میں حج نصیب ہوا سب ساتھ جانے کے لیے تیار ہوگئے فرمایا میں گھر جاتا ہوں میں بھی کپڑے وغیرہ تیار کروں گھر گئے تو واپس آ گئے فرمایا کہ گھر گیا تو مساکین کی تو لائن لگی ہوئی تھی کتنی بیوائیں اور یتیم بچے آئے ہوئے تھے میں نے سب تقسیم کر دیئے فرضیت ختم، چلو بستر کھول دو کیونکہ اصل تو خدا کو راضی کرنا ہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا تعلق مع اللہ

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے سلسلے کے جو بڑے بزرگ ہیں مکہ شریف میں تشریف فرما تھے اور شریف مکہ (گورنر) جو انگریزوں کی طرف سے مقرر تھا وہ حضرت کے سخت خلاف تھا کیونکہ ہندوستان میں جو تحریک چلائی تھی (1857ء کی جنگِ آزادی) اس کے سرخیل حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ہی تھے یہ سارے صوفیا کی جماعت نے انگریز کے خلاف 1857ء میں شاملی کے میدان میں جہاد کیا۔

خیر! کسی نے آ کر بتایا کہ حضرت! آج آپ سے ملنے کے لیے گورنر کا خاص آدمی آ رہا ہے اور شریفِ مکہ شاید آپ کو مکہ سے نکال دے آپ کے لیے شاید ملک بدری کے آرڈر لایا ہے حضرت کی خواہش تھی کہ میں مکہ کی سرزمین پر مروں اور مجھے جنت المعلٰی میں ایک ٹکڑا نصیب ہوجائے خیر! حضرت خاموش ہوگئے تو عصر کے بعد مجلس تھی اس طرح دوست جمع ہوگئے وہ خاص آدمی گورنر کا آ کر بیٹھ گیا بڑے طمطراق سے آیا اور آ کر بیٹھ گیا اور حضرت بات کررہے ہیں اور اس وقت حکومت جو بے قاعدگیاں کررہی تھی اس پر خوب تقریر کی کہ بڑے نالائق ہیں شریعت کے خلاف ایسا کررہے ہیں کسی نے کان میں کہا ''حضرت! شریفِ مکہ کا آدمی بیٹھا ہے اور آپ اس کے سامنے ایسی باتیں کررہے ہیں یہ تو جا کر رپورٹ دے گا آپ کو مکہ شریف سے نکال دیا جائے گا بیت اللہ سے نکال دیا جائے گا۔''

بس حضرت نے جوش میں فرمایا اور آنکھوں میں آنسو آ گئے ''خدا کے گھر سے تو نکالے گا گھر سے تو نکال سکتا ہے گھر سے تو جدا کرسکتا ہے گھر والے سے جدا نہیں کرسکتا ہم گھر والے کو اپنے دل میں رکھتے ہیں، یہ گھر سے نکال دے گا، گھر والے سے تو جدا نہیں کرسکتا ''**وھو معکم این ما کنتم**'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تم جہاں بھی ہو میں تمہارے ساتھ ہوں''

خیر! میرے دوستو! مرکزِ ہدایت قرآن مجید کو بنایا اور اس کی وجہ سے رمضان المبارک کو یہ فضیلت اور یہ قیمت مل گئی۔

دوسرا مرکزِ ہدایت: ''خانہ کعبہ''

اور دوسرا مرکزِ ہدایت ہے جو قرآن نے بیان کیا وہ خانہ کعبہ ہے

''**ان اوّل بیتٍ وضع للنّاس للذی ببکۃ مبٰرکًا وھدًی للعلمین**''

بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے نفع کے لیے مکہ شریف میں بنا گیا

باعث برکت اور پورے عالم کی ہدایت کا ذریعہ ہے۔

ایک بڑے پتے کی بات حکیم الامت کی سنا رہا ہوں غور سے سن لیجئے فرماتے ہیں کہ جب حاجی جاتا ہے اور جا کر حجرِ اسود پر استلام کرتا ہے تو حجر اسود اس کے دل کا آپریشن کر دیتا ہے اور اس کے اندر کی چیز باہر آ جاتی ہے اگر اس کے اندر خیر ہوتی ہے تو باہر آ جاتی ہے اگر اس میں شر چھپا ہوا ہے وہ بھی باہر آ جاتا ہے لہٰذا اس کو نظر رکھنی چاہیے کہ میرے اخلاق میں تبدیلی تو نہیں آ رہی اگر تبدیلی آ رہی ہے تو سمجھ لو یہ شر تھا جو آپریشن سے باہر آ گیا اب اس کی صفائی کی کوشش کرنی چاہیے نا کہ اس کو ویسے لیے پھرتا رہے۔

ایک آدمی کے زخم پر کوئی چیز لگ جائے اور اس سے گندہ مواد نکلے تو وہ اس کو لیے پھرے گا؟ بلکہ اس کو صاف کرنے کی درست کرنے کی فکر کرے گا اینٹی بائیوٹک گولیاں لینے کی کوشش کرے گا احقر تجربے کی بات کر رہا ہے میں نے دیکھا کہ یہاں سے حاجی صاحب جاتا ہے تو بڑا با اخلاق ہوتا ہے اور جونہی اس نے استلام کیا تو اس کے اخلاق تبدیل ہو جاتے ہیں ہر ایک کے سر پھاڑنے کو تیار ہے میں نے کہا بھئی! اب تیرے اندر سے گند باہر آ گیا اب جلدی سے فکر کر اور اس کعبے والے سے دعائیں مانگ کہ اللہ میری خرابی کو تو نے ظاہر کر دیا اب اس کا علاج بھی تیرے ہاتھ میں ہے اس کا علاج فرما دیجئے اور اگر خیر ظاہر ہو پہلے سے اچھے اخلاق پہلے سے اچھی عبادات اور طاعات میں دل لگ رہا ہے خدا کی محبت میں اضافہ ہو رہا ہے تو خدا کا شکر کرے تا کہ نعمت میں اضافہ ہو جائے یہ بڑے گُر کی بات بتا رہا ہوں ورنہ لوگ جاتے ہیں شر پھیلا کر آتے ہیں اچھا بن کر گیا تھا اور واپس آیا تو ہر ایک شکایت کرتا ہے کہ جب سے حج کر کے آیا ہے سب کے سر پھاڑتا ہے بیوی بھی تکلیف کی شکایت کر رہی ہے بچے بھی کہ یہ حج کرنے گیا جی بس ہمارے لیے تو مصیبت بن گیا ہر وقت ڈنڈا اُٹھائے

پھرتا ہے کیونکہ وہ جو گند نکلا ہے اس کو لیے پھر رہا ہے اس کو چاہیے تھا کہ اس کا علاج کرتا۔

ہدایت کے لیے حرم میں آداب کا خیال رکھے

خیر میرے دوستو! یہ دوسرا مرکزِ ہدایت ہے کہ آدمی وہاں جاتا ہے اس کو ہدایت مل جاتی ہے اس کی زندگی میں واضح تبدیلی آتی ہے بشرطیکہ قاعدے کے ساتھ جائے صحیح طریقے پر وہاں وقت گزارے یہ نہیں کہ بیت اللہ سامنے ہے بجائے بیت اللہ کو دیکھنے کے وہاں عورتوں کے ڈیزائن دیکھنا شروع کردے یہ ترکی کا ڈیزائن آرہا ہے یہ مراکش کا ڈیزائن آرہا ہے اور یہ فرانس کا ڈیزائن آرہا ہے یہ انڈونیشیا کا ڈیزائن ہے۔ ڈیزائنوں کو دیکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو میرے گھر کے سامنے ڈیزائن دیکھتا ہے یعنی اتنی دور سے آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا گھر دیکھیں گے بیت اللہ دیکھیں گے اور پیغمبر علیہ السلام کا روضہ دیکھیں گے وہاں پہنچے تو وہاں ڈیزائن دیکھنے میں مشغول ہے کبھی یوں جاکے دیکھتا ہے کبھی یوں جاکے دیکھتا ہے حاجی صاحب! کیا ہوا تمہیں بیت اللہ کو دیکھو، رسول اللہ ﷺ کے گنبد خضریٰ پر نظریں رکھو جہاں اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل کررہے ہیں اور پورے عالم کے درود شریف جہاں پیش ہورہے ہیں ان پر نظر رکھو ایسے حاجی کو وہاں کیا ملے گا وہ تو جیسے جائے گا ویسا واپس آئے گا بلکہ اور بھی بدتر ہوکر آئے گا کیونکہ وہاں عبادت اگر ایک لاکھ کے برابر ہے تو وہاں کی لعنت بھی ایک ایک لاکھ کے برابر ہے وہاں کا غضب بھی ایک ایک لاکھ کے برابر۔

قرآن جو مرکزِ ہدایت ہے رمضان میں اس کے نزول کی وجہ سے رمضان کے اعمال کی قیمت بڑھ گئی فرض پڑھا ستر مل گئے نفل پڑھا فرض کا ثواب مل رہا ہے اور جہاں پر مرکزِ ہدایت خدا کا گھر ہے وہاں بھی اعمال کی قیمت بڑھ گئی ایک نماز پڑھو لاکھ کا ثواب لکھا جارہا ہے۔

تیسرا مرکزِ ہدایت: ''رجال اللہ''

تیسرا مرکزِ ہدایت رجالُ اللہ ہیں جس کو سورۂ فاتحہ میں کہا ہے "**اھدنا الصراط المستقیم** " ''اے اللہ! صراطِ مستقیم پر چلا دیجئے صراط مستقیم ہدایت کا راستہ ہے'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہدایت چاہتے ہو "**صراطَ الّذِین انعمتَ علیھم** " مانگو ان کا راستہ جن پر میں نے انعام کیا ہے اور دوسرے مقام پر تعارف کرایا وہ چار جماعتیں ہیں جن پر اللہ کا انعام ہے "**من النّبیین والصّدیقین والشُّھداء والصَّالحین وحسن اولئک رفیقًا** " یہ چار جماعتیں مرکزِ ہدایت ہیں انبیاء علیہم السلام کی جماعت جن کے سردار اور امام حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں اور صدیقین کی جماعت جو ہر وقت خدا پر فدا ہے چوبیس گھنٹے جس کی ہر سانس خدا کی مرضی سے نکلتی ہے اور خدا کی مرضی سے اندر جاتی ہے صدیقین اولیاء کا وہ طبقہ ہے جن کے سرخیل حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں اور تیسرے شہداء جو اپنی جانیں خدا کی راہ میں دیتے ہیں اور صالحین کہ جن کی نیکیاں زیادہ اور جن کی خطائیں بالکل معمولی ہیں ان چار جماعتوں کو مرکزِ ہدایت قرار دیا "**وحسن اولئک رفیقًا** " کہ ان کی رفاقت اگر تو اختیار کرے گا تو تجھے بھی ہدایت مل جائے گی۔

چنانچہ یہاں بھی اعمال کی قیمت بڑھ جاتی ہے کہ رجال اللہ میں سب سے بلند تر پیغمبر علیہ السلام ہیں تو مدینہ کی سرزمین پر بھی آپ ﷺ کی وجہ سے اعمال کی قیمت بڑھ جاتی ہے

اللہ والے کی صحبت میں اعمال کی قیمت بڑھ جاتی ہے

اسی طرح کسی اللہ والے کے پاس وقت گزارو گے تو تمہارے اعمال کی قیمت زیادہ لگے گی اس کی صحبت قیمت بڑھا دے گی اس لیے کہتے ہیں کہ ایک اللہ والا جو عبادت کرتا ہے اس کا ثواب اور لکھا جاتا ہے اور عام آدمی کا ثواب اور لکھا جاتا ہے اگر

یہ بات سمجھ میں نہ آئے تو میں سمجھتا دیتا ہوں بڑی آسان ہے۔

ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہے وہ ایک نسخہ لکھتا ہے اور اسی فیلڈ کا اسپیشلسٹ ہے اب آپ ایم بی بی ایس کے پاس جاتے ہیں تو وہ بے چارہ دوائی بھی اپنی طرف سے دیتا ہے سو روپیہ لے لیتا ہے تشخیص بھی کرے گا دوائی بھی دے گا صرف سو روپے میں آپ کو فارغ کردے گا اور اسپیشلسٹ کے پاس گئے تو پانچ سو روپے رکھ لے گا دوائی بھی نہیں دے گا اور ساتھ میں میڈیکل کی ایک لمبی لسٹ بھی بنا کر دے دے گا جو چار پانچ ہزار کا ہوگا اب دونوں میں فرق کیا ہے؟ فرق یہی ہے وہ کہے گا میرے پاس ڈگری ہے میرا علم زیادہ ہے اس لیے میں پانچ سو روپے لے رہا ہوں اور ایم بی بی ایس کی ڈگری چھوٹی۔

میرے دوستو! اسی طرح جس کا تعلق مع اللہ زیادہ ہوتا ہے اس کے اعمال کی قیمت خدا کے ہاں زیادہ ہوتی ہے اور جس کا تعلق مع اللہ کمزور ہوگا اس کے عمل کی قیمت کم ہوگی نبی کریم ﷺ کے ایک سجدے کی قیمت کو ساری امت کے کروڑوں سجدے نہیں پہنچ سکتے۔

باطن اور نیت کے اعتبار سے قیمت لگتی ہے

اس لیے باطن کے اعتبار سے قیمت لگتی ہے اس لیے حدیث شریف میں آتا ہے

''انَّ اللّٰہ لاینظر الی صورکم ولا الیٰ اعمالکم''

''اللہ نہ تمہاری صورتیں دیکھتے ہیں نہ تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں''

''ولکن ینظر الیٰ قلوبکم ونیّاتکم''

''بلکہ تمہارے دل کو اور تمہاری نیتوں کو دیکھتے ہیں''

مکہ شریف میں ایک اللہ والے تھے قسم کھا کر فرمایا کہ میں نے زندگی میں ایک قدم بھی اگر کوئی اُٹھایا ہے تو وہاں پر بھی میں نے نیت کی ہے کہ میں خدا کی رضا کے

لیے اُٹھا رہا ہوں کوئی ایک قدم بھی زندگی میں بغیر نیت کے نہیں اُٹھایا آج ہم تو بڑے بڑے کام کر جاتے ہیں اور ہمیں خیال بھی نہیں ہوتا کہ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ لینا ہے مثلاً کاروبار کرتے ہیں کبھی خیال کیا کہ اللہ کے لیے کرتے ہیں بس جا رہے ہیں آ رہے ہیں روٹین بنائی کام ہوا، ٹائم ہو گیا، بھاگ کے چلے گئے حالانکہ اس میں بھی اللہ مل سکتے ہیں کاروبار میں بھی سوچو کہ اللہ تعالیٰ آپ نے حکم دیا ہے جا رہے ہیں آپ راضی ہو جائیں کیونکہ رزق حلال کما کے لائیں گے بچوں کا رزق میرے ذمہ لگا دیا تو ان کے لیے جا رہا ہوں بال بچوں کی بھی اہمیت ہوگی کہ انہی کی وجہ سے روٹی مل رہی ہے آدمی سمجھتا ہے میں کما رہا ہوں گھر میں آ کر کہتا بھی ہے میں کیا کچھ تمہیں آسائشیں دے رہا ہوں یہ لاتا ہوں وہ لاتا ہوں یہ توہین آمیز بات مت کیا کرو انہی کی وجہ سے روٹی مل رہی ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی خصوصیات

پیغمبر علیہ السلام کے ماموں تھے اللہ تعالیٰ نے برکت والا قدم دیا تھا جدھر قدم رکھتے دروازے کھل جاتے رزق کے راستے میں رکھتے تب دروازہ کھل جاتا جہاد میں جاتے تب کامیاب جس فیلڈ میں قدم رکھتے کامیاب ان کے دل میں اک بات آئی کہ میں وی آئی پی ہوں کہ فوراً میرا کام ہو جاتا ہے مٹی میں ہاتھ ماروں سونا بن جاتا ہے یہ اس لیے ایک تو میں پیغمبر علیہ السلام کا ماموں ہوں ایک نسبت یہ ہے دوسرا پیغمبر علیہ السلام نے مجھ پر اپنے ماں باپ فدا کیے ہیں غزوۂ بدر میں فرمایا ''اے سعد! میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں تیر چلا'' یہ صحابی ہیں جن کو یہ خصوصیت حاصل ہے ورنہ سب نے تو پیغمبر علیہ السلام پر ماں باپ فدا کیے ہیں اور اسلام میں سب سے پہلے تیر چلانے والے بھی سعد بن ابی وقاص ہیں یہ تین باتیں ان کے دماغ میں تھیں کہ یہ سب کچھ جو میرے ساتھ ہو رہا ہے اور زندگی میں میرے لیے راستہ کھلتے ہیں اور دنیا و

آخرت کی برکتوں کے راستے یہ اس وجہ سے ہیں۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اصلاح وتربیت

ایک دن جب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجلس میں آئے تو ان کی چال دیکھ کر پیغمبر علیہ السلام نے اندازہ لگالیا کہ سعد بن ابی وقاص کے دل میں بات ہے کیونکہ آپ ﷺ کی نگاہ نے اندر کی کیفیت دیکھ لی۔

بخاری کی روایت ہے کہ جب قریب آئے تو فرمایا اے سعد! "**انما تنصرون وترزقون بضعفائکم** "فرمایا تمھیں جو رزق ملتا ہے اور تمہاری جو مدد کی جاتی ہے یہ تمہارے کمزوروں کی وجہ سے ہے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو نہیں دیکھتے تمہاری نیتوں کو اور تمہارے دل کو دیکھتے ہیں کہ کس نیت اور قلبی استحضار سے نماز پڑھی اس پر قیمت لگائیں گے۔

اسی لیے حدیث میں ہے کہ نماز میں کسی کو نواں حصہ اجر ملتا ہے کسی کو دسواں حصہ اجر ملتا ہے اور بعض کوتاہی والی نماز لپیٹ کر منہ پر ماری جاتی ہے اور کسی کو ایک نیکی پر سات سو گنا ملتا ہے اور کسی کو اس سے زیادہ کیوں؟ یہاں سے قیمت لگتی ہے کہ اندر کیا ہے؟ کس محبت کے ساتھ وہ عبادت کررہا ہے تو چھوٹا عمل بھی اخلاص سے بڑا ہوجاتا ہے خدا کے یہاں۔

کھجور کا صدقہ اور احد پہاڑ کی فضیلت

بخاری شریف کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مجھے خوش کرنے کے لیے ایک کھجور میرے راستے میں دیتا ہے تو میں اپنے دائیں ہاتھ میں لے کے اس کو پالتا ہوں جس طرح تم اپنے گھوڑے کے بچے کو پالتے ہو کیونکہ سب سے مشکل گھوڑے کا بچہ پالنا ہے جس طرح تم گھوڑے کے بچے کو پالتے ہو جب وہ احد پہاڑ جتنی ہوجاتی ہے تو میں اس کو بندہ کے نامۂ اعمال میں درج کردیتا ہوں کہ اس

نے اتنا صدقہ کیا احد کا پہاڑ سات میل لمبا اور تین میل چوڑا ہے اس لیے پیغمبر علیہ السلام نے احد پہاڑ سے تشبیہ دی کیونکہ پہاڑوں میں سب سے بڑا پہاڑ ہے اور پھر جنتی پہاڑ ہے یہ جنت میں جائے گا فرمایا کہ احد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں پیغمبر علیہ السلام کے قدم مبارک جس پہاڑ پر لگے اس کے ذرّے ذرّے پر پیغمبر علیہ السلام کے انوارات ہیں۔

میرے شیخ فرمایا کرتے تھے جب مدینہ جاؤ تو وہاں احد پہاڑ کے ذرّے ذرّے پر نظر ڈالو اور اللہ سے مانگو یا اللہ! اس پہاڑ پر پیغمبر علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور پیغمبر علیہ السلام کی آنکھوں کا نور اس کے ذرّے ذرّے میں ہے ہمیں اس پہاڑ کے واسطے سے وہ نور نصیب کر دے تو دیکھو یہ عشق کی باتیں ہیں۔

یہ ہے تیرے قدموں کے نشانات کا عالم
کیا ہوگا تیری دید کی لذات کا عالم

جنہوں نے دیکھا ہوگا انہیں کیا مزہ آیا ہوگا ہم نے تو ان آثار کو دیکھا ہے یہ آثار آپ کا پتہ دیتے ہیں جو آثارِ محبوب کا پتہ دیتے ہوں عاشق تو انہی پر مرمٹتا ہے جب محبوب کو دیکھے گا تو کیا حال ہوگا۔

یہ ہے تیرے قدموں کے نشانات کا عالم
کیا ہوگا تیری دید کی لذات کا عالم

جنت شاہی مہمان خانہ

تو یہ چیزیں مرکزِ ہدایت قرار دی گئیں ''کتاب اللہ''، ''بیت اللہ'' اور ''رجال اللہ''

میرے دوستو! اسی لیے یہ مبارک مہینہ رمضان دیا ہے کہ اس میں قرآن مجید سے خصوصی تعلق پیدا کیا جائے آج ہمارا تعلق قرآن مجید سے کتنا ہے کچھ نہ کرے تو کم

سے کم تلاوت کی حد تک تو اپنا تعلق مضبوط کرے روزانہ ہمیں چاہیے قرآن مجید سے ملاقات کریں جب روزانہ ملاقات کریں گے تو بس کام بن جائے گا یہ بھی قیامت کے دن گواہی دے گا کہ یا اللہ! یہ میرا دوست ہے مجھے روزانہ ملتا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جو تیرا دوست ہے وہ ہمارا دوست ہے اور ہم نے اپنے دوستوں کے لیے جنت تیار کی ہے جنت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے لیے شاہی مہمان خانہ ہے جنت میں جانا مقصود نہیں ہے جنت میں جا کر خدا کی ملاقات مقصود ہے کہ وہاں چھ دن مزے کرو جیسے شاہی مہمان ہوتا ہے شاہی مہمان خانہ میں ٹھہرایا جاتا ہے پھر بادشاہ سے ملاقات ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جمعہ کا دن اپنی ملاقات کا دن رکھا ہے اس لیے اتنی سختی فرمائی کہ جو آدمی تین جمعہ سستی کی وجہ سے چھوڑ دے اس کے دل پر نفاق کی مہر لگا دی جاتی ہے کیونکہ یہ تو میری ملاقات کا دن ہے اس نالائق کو اس دن بھی ٹائم نہیں ہے کہ ایک دن دنیا کو مس کر دیتا کہ خدا سے ملنا ہے اس کی مشق کر لیں مسجد میں جا کر امام صاحب کا خطبہ سنیں اور امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھیں یہ دنیا میں دراصل مشقیں کرائی جا رہی ہیں آخرت کے لیے۔

عبادات جنتی کے لیے شاہی آداب کی تربیت

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں یہ دنیا میں جو تم سے عبادتیں کرائی جا رہی ہیں یہ دراصل شاہی آداب سکھائے جا رہے ہیں کیونکہ تمہیں جنت میں بادشاہت کرنی ہے تو بادشاہت سیکھنے کے لیے زمین پہ بھیجا ہے۔

جس طرح بادشاہ اپنے بیٹے کو اسکول و مدرسہ میں داخل کرتا ہے کالج میں اور یونیورسٹی میں اور دنیادار آکسفورڈ میں بھیجتے ہیں کہ کچھ سیکھ کے آجائے تاکہ ملک میں سیاست اچھی کر سکے اور ملک پر صحیح کنٹرول کر سکے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں

بھیجا کہ جاؤ دنیا میں جا کر شاہی آداب سیکھو جب جنت میں آؤ گے تو ایسی بڑی جنت ”عرضها كعرض السمٰوات والأرض“ ساتوں زمین وآسمان جس میں سما جائیں ایک ایک مؤمن کو ایسی جنت دوں گا تو کیا بادشاہ نہیں کہلائیں گے؟ دنیا کے چھوٹے چھوٹے ملک ہیں اتنے کہ ڈبیہ میں بند کر لو کار چلاؤ تو دو گھنٹے میں جناب ملکی سرحد ختم اتنے چھوٹے چھوٹے ملک بھی ہیں اگر آنکھیں بند کر کے گئے تو سمندر میں جا گرو گے وہاں بھی بادشاہ بیٹھا ہے پوری دنیا اس کو سلام کر رہی ہے دوسرے ملکوں میں جا کر پروٹوکول لے رہا ہے تو مجھے بتاؤ اتنی بڑی جنت ایک ایک مؤمن کی ہو کہ جس میں سات آسمان و زمین سما جائیں تو کیا وہ بادشاہ نہیں ہے تو بادشاہت سیکھنے کے لیے دنیا میں بھیجا ہے۔

قرآن مجید کی تلاوت کا نصاب

میرے دوستو! قرآن مجید سے تعلق پیدا کیجئے روزانہ تلاوت کیجئے کتنی تلاوت؟ پیغمبر علیہ السلام نے کم سے کم نصاب بھی بتادیا فرمایا دو آیتیں جو تلاوت کر لے دو اونٹوں سے بہتر پانچ آیتیں جو تلاوت کر لے پانچ اونٹوں سے بہتر دس آیتیں جو تلاوت کر لے دس اونٹوں سے بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بحرالکاہلین“ کے لیے یہ نصاب بتایا ہے کہ دو آیتیں پڑھو گے تو اس کی بھی حیثیت بتا رہا ہوں اگر پانچ پڑھ لو گے، دس پڑھ لو گے تو اس کا بھی بتادیا تو بتایئے دو آیت پانچ آیت اور دس آیتیں آپ آج گھر جا کر پڑھیں اور ٹائم دیکھ لیں کہ اخبار اور خبروں کے لیے بی بی سی کے لیے کتنا ٹائم ہے اور قرآن مجید کی پانچ آیتوں پر کتنا وقت لگتا ہے آپ اس نسخے پر عمل کریں کہ روزانہ قرآن مجید سے ملاقات کریں تو ان شاء اللہ تعالیٰ پھر آپ اعلیٰ نصاب پر بھی آجائیں گے جیسے پیغمبر علیہ السلام نے صحابہ کرام کے بارے میں آتا ہے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت سات دن میں قرآن ختم کرتی تھی ایک جماعت دس دن

میں ختم کرتی تھی ایک پندرہ دن میں ختم کرتی تھی جو بہت مصروف ہیں وہ مہینے میں ختم کرلیتی تھی اور جو بہت آگے تھے وہ ایک رات میں قرآن ختم کرلیتے تھے صحابہ کرام تو بہت آگے تھے ہم بحرا لکاہل کے لیے کتنا آسان فرمایا کہ دو آیت، پانچ آیت صحابہ میں کوئی نہیں جو اتنی کم تلاوت کرتے ہوں۔

گھر گھر قرآن مجید کی آوازیں گونجتی تھیں جس طرح آج گھر گھر ٹی وی کی آواز گونجتی ہے محلوں میں گزرو تو ٹی وی کی آوازیں ایک گھر نہیں نظر آتا کہ جس کے پاس سے گزرو تلاوت کی آواز آئے پھر کہتے ہیں مولانا صاحب! گھر میں جنات نے قبضہ کرلیا تو میں نے کہا جن نہیں آئیں گے تو کون آئے گا

کیونکہ قرآن مجید پڑھا جائے تو جنات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا شیاطین کا سوال ہی نہیں کیونکہ جہاں قرآن مجید پڑھا جائے گا وہاں فرشتے آئیں گے تو جہاں فرشتے ہوں گے وہاں جنات کی کیا طاقت ہے کہ سامنے آجائیں۔

آج گھر گھر میں یہ شکایت اس لیے ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت نہیں بس میرے دوستو! اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن.

اللھم لک الحمد کما انت اھلہ فصال علیٰ محمدٍ کما انت اھلہ وافعل بنا کما انت اھلہ فانک انت اھل التقویٰ واھل المغفرہ، ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخسرین.

(بیان بلدیہ مسجد بہاول نگر)

میرے محترم بزرگو اور دوستو آج کی رات بھی بڑی عظمت والی رات ہے اور اس رات کا قرآن مجید کے ساتھ خاص تعلق ہے اس رات کا تعارف اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید ہی کے ذریعہ کرایا ہے اور آپ حضرات بھی ختم قرآن کی دعا کے لیے بیٹھے ہیں اس لیے میرے دوستو جتنی دیر بھی میری اور آپ کی رات اس مسجد میں گزر جائے یہ آخرت میں بہت کام دینے والی چیز ہے جلدی سے مٹھائی بغل میں دبا کر گھر میں جا کر گپیں مارنا خرمستیاں مارنا اس سے بہتر ہے کہ تو مسجد میں بیٹھا رہے اور فرشتے حاضری لگا کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کریں اگر تو کہے کہ مجھے نیند کا تقاضہ ہے تو میرے دوستو اگر قبر میں تم سونا چاہتے ہو تو پھر راتوں کو جاگ لو ورنہ قبر میں جاگنا پڑے گا جو دنیا میں سوتا ہے اس کو قبر میں جاگنا پڑتا ہے کیونکہ عذاب میں تکلیف ہوتی ہے تو نیند کیسے آئے گی اور اگر دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے جاگے گا اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے اپنی نیند قربان کرے گا قبر میں جائے گا فرشتے کہیں گے ”نومک نومة العروس“ ایسے سو جا جیسے پہلی رات کی دلہن اپنے محبوب کے پہلو میں سو جاتی ہے قیامت کا سور پھونکا جائے گا تو تم کہو گے ابھی تو نیند کچی تھی کس نے اٹھا دیا لیکن یہ ویسے ملنے والی چیزیں نہیں ہیں آخرت دنیا کا بدلہ ہے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے جو چیز قربان کرے گا آخرت میں اس چیز کا بدلہ اسی چیز جیسا دیا جائے گا اگر دنیا میں نیند قربان کرے گا وہاں راحتوں کی نیند لے گا۔

حضرت عمر فاروقؓ کے تذکرے ایسے ہیں جیسے کل کی بات ہے چھوٹے بچے ان کی محبت میں غرق ہیں صحابہ کرامؓ پر مر رہے ہیں کیوں اس لیے کہ حی القیوم پر مرے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم مجھ پر مرے میں تمہیں حیات جاودانی دوں گا یہاں بھی وہاں بھی یہاں حیات وہاں بھی حیات ایک ہزار سال کے بعد صحابہ کرامؓ کی قبریں کھودیں گئیں اردن میں پانی آ گیا تھا قبریں کھودیں گئیں ہندوستان کے ایک

بڑے عالم ہیں ہمارے حضرت کے پاس آتے تھے انہوں نے اپنا مشاہدہ بتایا کہ میں مسلمان کیسے ہوا میں تیرہ چودہ سال کا بچہ تھا میرا والد ہندو میں بھی ہندو اور اردن میں ہندوستان کے سفیر تھے میرے والد ہمیں بلایا کہ جی ہم صحابہ کرامؓ کی قبریں منتقل کرنا چاہتے ہیں ایک بڑی تقریب منعقد کی تھی اردن کے بادشاہ نے کہا کہ میتیں جب نکالی گئیں تو ان کے چہرے ایسے چمک رہے تھے جیسے زندہ ہیں ایک ہزار سال کے بعد یہاں تک کہ اس نے بتایا کہ میں نے دیکھا ایک صحابیؓ نے اپنا ہاتھ اپنی پیشانی کے ایک طرف رکھا ہوا ہے وہ ہاتھ اٹھایا تو نیچے سے خون رسنے لگا کیونکہ تیر لگا تھا اس نے ہاتھ ایسے رکھ لیا کہ میں یہ دیکھ کر مسلمان ہوگیا میرے حضرت کے ہاں وہ آئے تھے بڑی عمر تھی ان کی بھی سو سال کے قریب ہم طالب تھے اس زمانے کی بات ہے آج اس واقعے کو پچیس تیس سال ہوگئے پتہ نہیں وہ حیات ہیں کہ نہیں میرے دوستو زندہ پر مروگے زندہ ہو جاؤ گے حی القیوم پر مروگے قائم رہو گے ورنہ اس کھونٹے سے جتنا دور جاؤ گے ذلت خواریاں ملیں گی۔

دنیا میں اگر مال قربان کرے گا وہاں آخرت کا مال تجھے ملے گا دنیا میں بھوک پیاس کو قربان کرے گا آخرت میں بھوک پیاس سے محفوظ کر دیا جائے گا دنیا میں جو کام تو خدا کے لیے کرے گا آخرت میں اس مصیبت سے خدا تجھے آزاد کر دے گا یہ فارمولا ہے اس کو پلے باندھ لو جب بھی خدا کے لیے کوئی مشکل آتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ کام کرنا ہے فوراً سوچ لو اس کا بدلہ وہاں ملے گا کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے تم دنیا میں بھوکے پیاسے رہتے ہو آخرت میں جب تم جاؤ گے تم دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے بھوک پیاس کو قربان کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میدان حشر میں لوگ مجھے حساب دیں گے اور روزہ دار میرے عرش کے سائے کے نیچے افطار کریں گے پچاس ہزار سال تک لوگ بھوک پیاس میں مبتلا ہوں گے تکلیف میں ہوں گے

اورآپ یہاں تھوڑی سی پیاس اور بھوک برداشت کر کے عرش کے نیچے کھا رہے ہوں گے پی رہے ہوں گے چہل رہے ہوں گے مستیاں کر رہے ہوں گے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ عرش کے نیچے مشک کے ٹیلے ہوں گے جس کے نیچے دوست کی باہوں میں باہیں ڈال کر عرش کی سیر کر رہا ہوگا لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے حساب سے پریشان ہونگے کہ کیا ہونے والے ہے اوران کی نگاہیں اوپر لگی ہوں گی ہوش سے بے ہوش ہور ہے ہونگے اور یہ عرش کے نیچے عیش کر رہے ہوں گے ان کو دیکھ رہے ہوں گے اس وقت یاد آئے گا کاش دنیا میں تھوڑی سی قربانی دے دیتے ہمیں کیا معلوم تھا وہاں تھوڑی پر زیادہ ملتا ہے ہم نے تھوڑی نیکی کی آج زیادہ نظر آرہی ہے یہ اس لیے کہ دنیا کی تھوڑی چیز کا بدلہ وہاں زیادہ ہے دنیا میں مزہ گناہ کا لیا تھوڑی دیر کے لیے پانچ منٹ مزہ لیا گناہ کا اب قبر میں سینکڑوں سال جوتے پڑ رہے ہیں تھوڑے سے مزے کی سزا زیادہ مل رہی ہے کیونکہ آخرت دنیا سے زیادہ ہے جب آخرت دنیا سے بڑی ہے وہاں پر شے کا بدلہ بھی زیادہ ہے جو یہاں کام کرے گا وہاں اس کا بدلہ بہت زیادہ ہے کیونکہ وہ دنیا بڑی ہے۔

یہاں کی نیکی بھی تھوڑی سی اور گناہ کا مزہ بھی پانچ منٹ کا مزہ آیا پھر ختم بعد میں دنیا میں بھی جوتے اور آخرت میں بھی جوتے پڑیں گے اللہ تعالیٰ میں نے تو پانچ منٹ کا مزہ لیا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے مزہ تو تو نے پانچ منٹ کا لیا تھا لیکن تو نے یہ نہ سوچا کہ تو کس ذات کی مخالفت کر رہا ہے میری زمین پر رہ کر میری کھا کر میری ہواؤں اور میرے آسمان تلے رہ کر سب کچھ تو میرا اور میری پانچ منٹ کی مخالفت کو تو معمولی سمجھتا ہے اور پانچ منٹ کی نیکی کی ہوگی لیکن جس کے لیے کی ہوگی اس کی نسبت سے یہ پانچ منٹ کی نیکی بہت بڑی ہوگی کیونکہ وہ بہت بڑا ہے ہم تو چھوٹے ہیں وہ بہت بڑا ہے ناچیز ہیں لیکن بڑی چیز ہیں ہم ناچیز ہیں مٹی کے پتلے ہیں اور کچھ نہیں نیچے دیکھیں کچھ

نہیں ہم مٹی سے نکلے مٹی کچھ نہیں پاؤں کے نیچے لوگ روندتے ہیں قبرستان سے گزرتے ہو روندتے ہو اسی مٹی سے میں اور آپ بنے ہیں کوئی حقیقت نہیں ہے رنگ وروغن چڑھا دیا خدا نے صاحب بن گئے ورنہ ہیں تو مٹی رنگ چڑھا ہے جب اتر جاتا ہے تو قبرستان میں پھینک آتے ہو دنیا میں کوئی ایسا بادشاہ گزرا ہے کوئی ایسا بڑا آدمی ہے جو مرنے کے بعد جس کو تخت شاہی پر بٹھائے رکھا ہو کوئی بھی ایسا نہیں مٹی میں ڈالا سب نے کہ مٹی مٹی ہوگئی مٹی میں تو رنگ اتر گیا پھونک نکل گئی جیسے غبارے کی ہوا جسے بچے لے کر پھرتے ہیں عید والے دن بچوں کے ہاتھ میں غبارے ہوتے ہیں بڑے بڑے۔ بڑے خوش ہو رہے ہوتے ہیں اور جب اس کی پھونک نکل جاتی ہے پھٹ جاتا ہے تو اسی غبارے کو پاؤں کے نیچے روندر ہے ہوتے ہیں جب بندے کی پھونک نکل جاتی ہے خود اپنے ہاتھ سے قبر میں دفن کر آتے ہیں اپنی نسبت سے تو ہم کچھ نہیں ؎

ناچیز ہیں ہم لیکن بڑی چیز ہیں ہم
اک ہستی مطلق کی دیتے ہیں خبر ہم

اگر اس کی محبت اس کی توحید اس کا تعلق اس مٹی میں اگر ملا ہوا ہے تو یہ اسی مٹی کی طرح ہے جس مٹی میں اگر سونا مل جائے تو سنار اس کو پھینکتے نہیں بلکہ اس مٹی کو باندھ کر گھر لے جاتے ہیں کہ جی حضرت آپ کو یہ نہیں پتہ یہ گندی مٹی کیا ہے اس میں سونے کے ذرات ہیں گھر لے جا کر اس کو چھانوں گا اور اس میں سے سونا نکالوں گا جب اس مٹی کے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت اور رسول اللہ ﷺ کا عشق شامل ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فرشتو یہ مٹی ایسی نہیں ہے سنبھال کے لانا کیونکہ اس میں بڑا قیمتی مال ہے

میرے دوستو! پانچ منٹ کی نیکی ہے لیکن جسکا تعلق ہے اس نیکی کے ساتھ وہ بہت بڑا ہے اس لیے یہ پانچ منٹ بہت بڑے ہیں پانچ منٹ کا گناہ کیا ہے لیکن جس

کی تو نے نافرمانی کی ہے وہ بہت بڑا ہے اس لیے یہ پانچ منٹ بہت بڑے ہیں تو نے پانچ دس منٹ گناہ کیا ہے لیکن یہ نہیں دیکھا کہ کس کے حکم کو تو نے توڑا ہے اگر پاکستان کا کوئی حکم توڑ دے جبکہ یہاں کی کوئی چیز مستقل ہی نہیں ہے پانچ سال گزارتے ہو ڈنڈا استعمال کرنا پڑتا ہے ورنہ پانچ سال نہیں گزرتے اس کا حکم توڑے ایف آئی آر کٹ جاتی ہے تو جس نے مجھے اور آپ کو پیدا کیا ہے مجھے اور آپ کو روٹی دیتا ہے میرے اور آپ کا خالق اور مالک ہے اس کو تو نافرمانی کرے تو سمجھے تجھے کوئی پوچھنے والا نہیں وقت آئے گا پھر تجھے پتہ چل جائے گا کہتے ہیں ادھر آدمی گناہ کرتا ہے ادھر اسی وقت اس کی سزا لکھ دی جاتی ہے کہ فلاں دن اس کو یہ سزا ملے گی اب بندہ گناہ بھول جاتا ہے کہتا ہے میں نے تو کیا ہی نہیں اور جب کان کھینچتا ہے تو کہتا ہے مولانا صاحب پتہ نہیں میں کس مصیبت میں پڑ گیا ہوں۔

داؤد طائیؒ ایک بزرگ گزرے ہیں اللہ تعالیٰ کے عشق میں ڈوبے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ کی محبت کی بات سنایا کرتے تھے حضرت کے پڑوس میں ایک عورت رہتی تھی وہ بیچاری کردار کے اعتبار سے کمزور تھی حضرت کو بڑا قلق تھا کہ میرے پڑوس میں رہتی ہے دنیا مجھ سے فائدہ اٹھاتی ہے اور یہ میرے پڑوس میں رہ کر محروم ہے نہ میری بات سنتی ہے نہ اپنا راستہ درست کرتی ہے بڑے بڑے لوگ فیض پا گئے کیونکہ چراغ تلے اندھیرا ہوتا ہے قریب بیٹھے ہوؤں کو ٹائم نہیں ہے دور والے لے جاتے ہیں

منافقین جو مدینے میں رہتے تھے پیغمبر ﷺ کو دیکھتے تھے لیکن محروم رہ گئے اور اویس قرنی ایک ہزار کلومیٹر دور رہتے تھے وہیں سے عشق نے جو کام دکھایا ابھی پیغمبر کی زیارت نہیں کی تو آپ ﷺ نے فرمایا انی لاجد ریح الرحمٰن من قبلہ القرآن اے میرے صحابہ مجھے قرن کی جانب سے خوشبو آتی ہے اللہ تعالیٰ کی پاس بیٹھا محروم ہے منافقین جو تھے محروم ہو گئے تو داؤد طائیؒ کو بڑا قلق تھا ہر ایک کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ

جانتا ہے مرگئی ہر ایک کو بڑا دکھ تھا جنازہ ہوگیا دفن کر دی گئی حضرت نے جنازہ نہ پڑھا ۔خواب آیا حضرت کو اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا داؤد طائی ہماری ولیہ مری تھی تو نے جنازہ کیوں نہیں پڑھا چل اس کی قبر پر جا کر ایصال ثواب کر کے آ جب اٹھے تو پسینے سے شرابور تھے سیدھے قبرستان گئے ایصال ثواب کیا واپس آئے رات کو دعا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے غلطی ہوگئی معاف کر دے لیکن مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا کردار اسکا کچھ ایسا تھا اس لیے مجھے بدگمانی ہوئی اسی لیے کہتے ہیں کہ کسی کے کردار کی وجہ سے بدگمانی نہ کرو گنہگار سے بھی بدگمانی نہ کرے اور نہ ہی نیکوں سے کرے آج ہمارا حال یہ ہے کہ نیکوں سے بدگمانی کر کے جہنم کماتے ہیں گنہگار کی بدگمانی کرے گا تو پتہ کیا سزا ملے گی وہ گنہگار قیامت کے دن تمہارا گریبان پکڑے گا اللہ میاں دیکھ اس نے مجھے یوں سمجھا حالانکہ میں ایسا نہیں تھا مثلاً کسی کی بچی ہے بازار بار بار جاتی ہے اور لوگ تبصرہ کرتے ہیں کہ اس کا کردار ٹھیک نہیں ہے بار بار اندر باہر جاتی ہے دو نمبر معلوم ہوتی ہے حالانکہ بیچاری کسی ضرورت کے تحت جاتی ہو قیامت کے دن میرا اور تیرا گریبان پکڑے گی اللہ تعالیٰ انہوں نے بدگمانی کی حالانکہ میں ایسی نہیں تھی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ان کی نیکیاں اس کو دیدو

میرے دوستو! اپنے آپ کو دیکھو تم خود کتنے پانی میں ہو تمہاری زندگی کیسی گزری ہے ذرا پیچھو دیکھو ایک لمحے میں جوانی سے لیکر اب تک سب شیشہ ہو جائے گا کہ یہ تو نے کیا کیا ہے کسی مسلمان پر بدگمانی مت کر یہ تو ہے اگر ظاہر تیرا بھی نظر آتا ہے اگر تو اس پر بدگمانی کرے گا وہ تیرا گریبان پکڑے گا اور اگر نیک انسان پر بدگمانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیرا گریبان پکڑے گا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم پکڑیں گے کیونکہ یہ ہمارا دوست ہے ہم دوست کا بدلہ تجھ سے لیں گے اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا تو پھر آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اس کا کیا

حال ہوگا اس لیے کہا کہ بدگمانی کسی سے نہ کرو۔

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے غلطی ہوگئی کہ میں نے بدگمانی کی اس سے لیکن آپ اگر مجھے بتادیں کہ اس کا کونسا ایسا عمل تھا کہ آپ کی اس پر ایسی نوازش ہوگئی کہ ولیہ بنادیا رات کوخواب میں زیارت ہوئی اللہ تعالیٰ کی پھر داؤ دطائی تو نے ایک سوال ایک درخواست ہمارے دربار میں بھیجی تھی بات یہ ہے برائی زندگی بھر کرتی رہی تیری دکان کے ساتھ رہتی تھی تو وہاں بیان کرتا تھا کبھی کبھی کام کرتے ہوئے کان لگالیتی تھی کہ کیا کہہ رہا ہے مولوی صاحب کبھی کبھی بات کان میں پڑ جاتی تھی مرنے سے پہلے اس کو پتہ نہیں تیری کوئی بات یاد آئی جو میری محبت میں تو نے کہی تھی تو مصلے پر کھڑی ہوئی دو رکعت پڑھیں اور سجدے میں اتنا روئی اتنا روئی سجدے میں سر کیا رکھا دل سجدے میں رکھ دیا دس منٹ کے دوسجدوں نے اس کے نامۂ اعمال سے سب کھاتا صاف کردیا۔

پردے اٹھے ہوئے بھی ہیں ان کی ادھرنظر بھی ہے

بڑھ کے مقدر آزما سر بھی ہے سنگِ در بھی ہے

میرے دوستو! اگر چاہتے ہو اگر آخرت کی نیند لینا ایک بزرگ تھے ہندوستان میں چارپائی چھوٹی سی بنائی ہوئی تھی جیسے بچوں کی ہوتی ہے چھوٹی سی چارپائی پاؤں سمیٹ کر سوتے تھے کسی نے کہا کہ حضرت اگر چارپائی نہیں ہے تو میں انتظام کردوں بڑی چارپائی آپ کو لادیں فرمایا نہیں انتظام ہے کہا کہ حضرت لیکن آپ اس طرح سکڑ کر سور ہے ہیں کہا دنیا سکڑنے کے لیے ہے

قبر میں جائیں گے تو ایسے پاؤں کرکے سوئیں گے میرے دوتو آج کی یہ جو رات ہے یہ عجیب رات ہے آپ کو ڈبل مٹھائی مل رہی ہے ایک رات اعلیٰ اور جس موضوع پر میں اور آپ جمع ہیں وہ موضوع اعلیٰ اور دونوں کا جوڑ ہے ایک زمانہ ہے

اور ایک دولہا ہے زمانہ لیلۃ القدر اور دولہا قرآن

اللہ تعالیٰ نے عجیب انتظام فرمایا ہے دولہا اس رات میں آیا اس لیے یہ رات ہمیں پیاری ہوگئی ادھر دولہا اس رات میں آیا اور ہمارے محبوب پر آیا بھیجنے والا بھی قدر والا جس پہ بھیجا گیا وہ بھی قدر والا رات بھی قدر والی کلام بھی قدر والا

میں اور آپ بھی انشاء اللہ قدر والے ہوں گے یہاں پر اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی محبت میں رمضان کی محبت میں اس رات کی محبت میں قرآن کی محبت میں یہاں پر اپنے مشاغل چھوڑ کر بیٹھے ہیں جاگنے کے لیے بیٹھے ہیں تو میرے دوستو ہم سارے ہی ہوگئے قدر والے اس لیے میں نے کہہ دیا کہ ہمیں اپنی نسبت سے کچھ ملنے والا نہیں انہیں کی نسبت سے سب کچھ ملنے والا ہے۔

مدینے کی نسبت ہے قیمت میری
وگرنہ حقیقت میں سستے ہیں ہم

ہماری کوئی قیمت نہیں ہے تو میرے دوستو پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا تبرکوا من القرآن فرمایا کہ اس قرآن سے برکتیں حاصل کرو اس قرآن کی برکتیں حاصل کرلو اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کیوں حاصل کریں؟ فانہ کلام اللہ فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کوئی معمولی چیز نہیں وخرق منہ یہ ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں سے نکلی ہے کیونکہ کلام آدمی کے اندر سے نکلتا ہے میں بول رہا ہوں تو میرے اندر کوئی کیسٹ تو نہیں چل رہی زبان ترجمان ہے دراصل دل سے آرہا ہے کیونکہ زبان ترجمان ہے دل کی یہ آلہ تکلم ہے اصل میں تو دل ہے زبان کے ذریعے نشر کی جاتی ہے اور تیرے کان میں جاتی ہے اور کان کے ذریعے دل میں اترتی ہے دل سے دل میں جاتی ہے بذریعہ زبان اور کان فارمولا سمجھ آگیا یہ قیف ہے جس کے ذریعے تیل ڈالتے ہیں اب تو تیل کا زمانہ چلا گیا گیس کا زمانہ آگیا ہر چیز گیس میں بندے بھی گیس سے چلنے لگ گئے

پیٹ خراب ہوتا ہے کھانا ہضم نہیں ہوتا پیٹ میں گیس پیدا ہو جاتی ہے تو بندہ بھی گیس پہ چلنے لگ گیا یہ کان قیف ہوتے ہیں اس کے ذریعے بات دل میں جاتی ہے اس لیے کہتے ہیں کہ اگر بات کرنے والا دل سے بات کر رہا ہے اور اس کے دل میں نور ہے تو وہ بات کیپسول کی طرح دل سے نکلتی ہے زبان سے کان میں جاتی ہے دل میں پہنچتی ہے اور اگلے کے دل میں جا کر پھٹتی ہے نور بن جاتا ہے بات بھول جاتا ہے نور رہ جاتا ہے

میں اگر تم سے پوچھوں کہ کل تم نے کیا کھایا تھا تو تم کہو گے کہ یاد نہیں ہم نے کیا کھایا تھا لیکن کھانے کی طاقت موجود ہے وہ خون بنا تیرے جسم میں کام کر رہا ہے تو بھول گیا پھر بھی کام دکھائے اگر دین کی بات دل لگا کر سنی جائے بھول بھی جائے گا اس کا نور پھر بھی تیرے دل میں رہے گا جو تجھے نیکیوں پر لگائے گا تیرا دل چاہے گا میں نماز پڑھوں تیرا دل چاہے گا میں روزے رکھوں تیرا دل چاہے گا قرآن پاک پڑھوں کوئی فضیلت کی بات یاد نہیں تجھے لیکن پٹرول گاڑی میں موجود ہے کوئی پتہ نہیں کتنے لیٹر ہے گاڑی میں چلتی رہے گی تمہاری

تو میرے دوستو اللہ تعالیٰ کا کلام یہ اللہ میں سے نکلا ہے یہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ میں سے نکلی ہوئی چیز ہے اب تبرک حاصل کرو اور تبرک کیسے حاصل کرتے ہیں آدمی مولانا صاحب سے برکت حاصل کرنے کے لیے مصافحہ کرتا ہے اب اللہ تعالیٰ کا تو جسم نہیں ہے تو آپ ہاتھوں سے نہیں دل سے پکڑ لو کس کو؟ اللہ تعالیٰ کے کلام کو اللہ تعالیٰ کے کلام کو پکڑ لیا گویا کہ ایک رسی پکڑ لی یہ رسی کہاں جا رہی ہے اللہ تعالیٰ کے اندر جا رہی ہے جب اللہ میں جا رہی ہے تو نے اس رسی کو پکڑ لیا جب رسی کو پکڑ لیا تو اللہ تعالیٰ کیا کریں گے اللہ تعالیٰ رسی کو کھینچیں گے میں اور آپ ساتھ کھنچتے چلے جائیں گے قریب پہنچ جائیں گے اللہ تعالیٰ کے پہلو میں بیٹھنے کا طریقہ اس لیے کہ یاد رکھو یہ پوری

دنیا جہنم بننے والی ہے جہنم اسی دنیا پر ہوگی سن لولہذا یہی سمندروں کا پانی جہنم اس کا نام ہوگا یہی پتھر پہاڑوں کے جہنم میں استعمال ہوں گے وقودھا الناس والحجارۃ کہ اس میں پتھر بھی ڈالے جائیں گے اور انسان بھی پتھر اس لیے ڈالے جائیں گے کہ وہ گرم ہوں گے آدمیوں کو آگ کے ساتھ ان کی گرمی بھی جلائے گی اور یہ سمندر کا پانی بھی استعمال ہوگا اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا سیر وسیاحت کے لیے سمندر کا سفر مت کرو ایک صحابیؓ آئے فرمایا میں سمندر کا سفر کرنا چاہتا ہوں فرمایا **لاترک البحر** سمندر کا سفر مت کر تحت البحر النارا اس لیے کہ اس کے نیچے دوزخ ہے اور آج سائنس بھی کہہ رہی ہے کہ سمندروں کی تہہ میں تیل ہے تیل آگ ہی تو ہے آگ لگے گی تو پانی بھی اس میں جلے گا یہ پوری دنیا پر جہنم ہوگی یہ جہنم یہیں کر دی جائے گی۔

اس لیے پل صراط جو ہے وہ نہر کے پل کی طرح نہیں ہے بلکہ سیڑھی کی طرح ہے ایک سرا زمین پر ہوگا دوسرا عرش کے قریب جنت میں ہوگا اللہ تعالیٰ کا عرش اترے گا اور بعد میں عرش اوپر چلا جائے گا پوری زمین پر جہنم پھیل جائے گی یہ پوری فضاء جہاں جہاں تک ہوا ہے وہ ساری اس آگ کے اندر استعمال ہوگی۔

میرے دوستو جو اس رسی سے جڑا ہوگا اس کو اللہ تعالیٰ کھینچ کر آسمانوں پر لے جائیں گے تبرکو بالقرآن اب سمجھ آ گیا قرآن سے برکت حاصل کرنا قرآن سے جڑ جاؤ یہ رسی ہے دوسری روایت میں آتا ہے یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی رسی ہے اس رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اوپر کھینچ لیا جائے گا آج ہمارے گھر میں برکتیں موجود ہیں ہم کبھی تعلق نہیں لگاتے تعلق ہی نہیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں برکت کہاں سے ملے اور تیرے گھر میں ہے اٹھا کر اس سے برکت حاصل کر پھر اس کے تین حق ہیں قرآن کے پہلا حق تلاوت صحیح کر اللہ تعالیٰ کے کلام کو صحیح پڑھ تیرے لیے کتاب بھیجی اور تجھے پڑھنی نہیں آتی بتاؤ تمہارا کوئی دوست اگر خط بھیجے اور تمہیں پڑھنا نہ آتا ہو تو تم کہو گے

یار مجھے پڑھنا سیکھنا چاہیے خط بہت آتے ہیں لیکن میں پڑھ نہیں سکتا اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ کے لیے کتاب بھیج دی اپنی پیاری کتاب مجھے اور آپ کو پڑھنا نہ آئے اگر پڑھے بھی تو غلط پڑھے الھمد پڑھ رہے ہیں الحمد کی جگہ غلط الفاظ پڑھ رہے ہیں معانی بگڑ رہے ہیں میری اور آپ کی کوئی کتاب لکھی ہو یا شاعر کا کلام لکھا ہو اور اس کو کوئی غلط پڑھے تو مجھے اور آپ کو غصہ آئے گا یا نہیں؟ تم کہو گے کیا کر رہے ہو تم نے میرے کلام کا حلیہ بگاڑ دیا اور آج ہم خدا کے کلام کا حلیہ بگاڑ رہے ہیں پرواہ بھی نہیں کرتے ٹائم نہیں ہے بہت مصروف ہیں قاری صاحب کو کیسے وقت دیں قرآن صحیح کرنے کے لیے ہمیں شرم آتی ہے ہم بڑے ہو گئے سیٹھ بن گئے سیٹھ صاحب کیسے پڑھیں کسی مولوی صاحب مسکین کے پاس بیٹھ کر کل کو پتہ چلے گا سیٹھ کہاں گیا سیٹھ ہیٹھ ہو جائے گا اور مسکین اوپر ہو جائے گا یہ ہونے والا ہے پہلا حق یہ ہے کہ تو قرآن مجید کو صحیح پڑھ۔

دوسرا حق قرآن کا یہ ہے کہ اس کے معانی کو سمجھ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کسی عالم کے پاس بیٹھ وہ تجھے سمجھائے گا اللہ تعالیٰ کیا کہنا چاہتے ہیں مجھے اور آپ کو کیا خطاب کر رہے ہیں اور تیسرا حق یہ ہے کہ اس پر عمل کر مت پرواہ کر کسی کی کہ زمانہ کیا کہتا ہے ؎

زمانہ ہو خلاف پرواہ نہ چاہیے
پیش نظر تو مرضی جاناں ناں چاہیے

اللہ تعالیٰ کی مرضی کو سامنے رکھ پرواہ نہ کر پھر دیکھ یہ قرآن تجھے کہاں سے کہاں پہنچاتا ہے یاد رکھو پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ان اللہ یرفع بھذ الکتاب اقوام اللہ اس قرآن کی وجہ سے نیک لوگوں کو بلند کر دیں گے اگر میں اور آپ چاہتے ہیں بلند ہو تو ہم مسکین لوگ ہیں اگر کما بھی لیں تو ایک سے ایک سیٹھ پڑا ہے آپ کو پیسے کی وجہ سے کوئی آگے نہیں بڑھنے دے گا سیاست کی وجہ سے کوئی آگے نہیں بڑھنے دے گا حسن و جمال

کی وجہ سے کوئی آگے نہیں بڑھنے دے گا دوسری چیزوں سے آگے کوئی نہیں بڑھنے دے گا میرے دوستو قرآن مجید کہتا ہے تو مجھ سے دل لگا لے میں تجھے سے سب آگے کر دوں گا

بڑوں بڑوں کو تیرے قدموں میں لا کر جھکا دوں گا سیدنا امیر معاویہؓ پیغمبر علیہ السلام کے کاتب تھے قرآن مجید لکھتے تھے ان چھ صحابہ میں سے ہیں جو کاتب وحی ہیں کیونکہ لکھنا جانتے تھے پیغمبر علیہ السلام سے سنتے ہیں اور لکھتے ہیں سب سے پہلے صحابہؓ کا طبقہ جو قرآن سنتا تھا وہ لکھنے والا ہے کیونکہ جب وحی آتی تھی فوراً لکھواتے بعد میں دوسروں کو یاد ہوتا قرآن سیکھ رہے ہیں بادشاہ آتا ہے پیغمبر علیہ السلام سے بات کی آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ فلاں جگہ کی جاگیر تمہیں الاٹ کی مسلمان ہو گیا فرمایا جاؤ اور حضرت امیر معاویہؓ کو فرمایا تم ساتھ جا کر وہاں نشان لگا کر دے آو ننگے پاؤں ننگے سر بادشاہ تھے بادشاہ اونٹ پر سوار ہے اس کو کہا مجھے بھی اپنے ساتھ سوار کرلو بڑی دور ہے سوڈیڑھ سو میل کے فاصلے پر ہے قریب نہیں ہے اس نے کہا بدو میں بادشاہ ہوں تو کیا سمجھے جب آقا کا حکم ہو گیا ہے بس بات ہی ختم اس نے کہا اچھا پنا اونٹ اس طرح کہ اس کا یہ سایہ ہے میں اس کے اندر چل سکوں کیونکہ پاؤں جوتی نہیں تھی خیر پہنچ گئے جگہ بتادی وقت گزر گیا سیدنا امیر معاویہؓ پوری دنیا کی بادشاہت اور خلافت ان کے ہاتھ میں آئی خلیفہ بنے وہی بادشاہ آیا نہیں پہچانا کہ یہ وہی بدو ہے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا خلیفۃ المسلمین سوالی بن کر آیا ہوں حضرت امیر معاویہؓ نے اسے کرسی پر بٹھایا فرمایا مجھے پہچانا کہا کہ نہیں میں وہی بدو ہوں جسے تو نے اونٹ پر اس لیے نہیں بٹھایا تھا کہ تیری شان کے خلاف تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسول ﷺ کی غلامی اور قرآن کی برکت سے بادشاہ بنادیا اور تمہیں غلام بنادیا آج میں اور آپ چاہتے ہیں کہ ہمیں ترقی ملے تو اس قرآن سے تعلق غلام بنادیا آج میں اور آپ چاہتے ہیں کہ ہمیں ترقی

ملے تو اس قرآن سے تعلق لگالے ترقی اور عظمت ملے گی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جس میں تو عظمتیں ڈھونڈتا ہے اس میں نہیں ملے گی شیر کو اگر کھل ڈالی جائے جو ہم گائے اور بھینس کو ڈالتے ہیں دودھ دینے کے لیے تو شیر موٹا ہوگا وہ کہے گا صاحب میری تو یہ خوراک نہیں ہے جس سے دودھ لینا ہو اس کو کھلاؤ اچھا تیری خوراک کیا ہے؟ میں تو گوشت کھاتا ہوں میرے دوست اللہ تعالیٰ نے میری اور آپ کی ترقی یعنی مسلمان کی ترقی کے اسباب اور رکھے ہیں اور کافر کی ترقی کی اسباب اور رکھے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے شیر بنایا ہے تو تجھے وہی خوراک کھانی پڑے گی جو اللہ ورسول نے مقرر کی ہے اگر تو کہے کہ جو کافروں کو کھلائی جاتی ہے ہم بھی وہ کھا کر ترقی کریں خدا کی قسم تو کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔

تم نے کونسی ترقی نہیں کی ایٹم بم تم نے بنایا ہے تمہارا کیا حال ہے خود ہی تم سمجھتے ہو ایٹم بم کس لیے بنایا؟ کہ کوئی کافر ہماری طرف میلی آنکھ سے نہ دیکھ سکے تمہارا حال یہ ہے کہ تم ہاتھ باندھ کر کافروں کے سامنے لائن میں لگے کھڑے ہو اپنوں کو مارتے ہو کافروں کو سلامیاں پیش کرتے ہو اس لیے ایٹم بم بنائے تم نے کیا ہے تیری خوراک وہ چیز نہیں ہے اور جو اس خوراک کو کھا رہے ہیں اللہ اور رسول ﷺ سے تعلق لگایا

کافر بھی ڈرتا ہے ان بے سروسامان لوگوں سے جن کے پاس نہ گھر ہے نہ در نہ روٹی ہے نہ کوئی پوچھنے والا دنیا کے کافر ان سے ڈرتے ہیں اور اپنے تھنک ٹینک سوچنے پر مجبور ہیں کہ ان سے کیسے بچا جائے یہ کیا ہے یہ اللہ ورسول کا وہ رعب ہے جو ان کافروں کے دلوں میں ان جانبازوں کا اللہ تعالیٰ نے قائم کردیا ہے ؎

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

بڑے بڑے فارغ ہیں کوئی حیثیت نہیں کان پکڑتے ہیں یوں کر لیتے ہیں کان

پکڑتے ہیں یوں کرتے ہیں کسی کو کہتے ہیں کھڑا ہو جاوہ کھڑا ہو جاتا ہے کسی کو کہتے ہیں بیٹھ جاوہ بیٹھ جاتا ہے بس میرے دوستو اس قرآن پاک سے تعلق پیدا کرو اگر عظمتیں چاہتے ہو گھر میں بھی عظمت ملے گی محلے میں عظمت ملے گی شہر میں ملے گی معاشرے میں ملے گی ملک میں ملے گی دنیا میں ملے گی قبر میں ملے گی حشر میں ملے گی دربار الٰہی میں ملے گی کیا چاہتے ہو اور کیا چاہتے ہو آزما کر دیکھو ہر جگہ عظمتیں ہیں دنیا میں بھی عزت اور عظمتیں اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے قبر سے کھڑا ہوگا خوبصورت ایک آدمی آئے گا السلام علیکم وعلیکم السلام اتنا حسین وجمیل دیکھتا رہ جائے گا خوشبو عجیب وغریب کہے گا آپ کون ہیں ویسے تو بڑی گھبراہٹ کا ماحول ہے اس وقت لوگ بھی پریشان لیکن تیری اس ملاقات سے دل میں بڑی عجیب خوشی محسوس ہو رہی ہے آپ کون ہیں اس نے کہا کہ مجھے نہیں پہچانا اس نے کہا میں قرآن ہوں دنیا میں تو مجھے ڈھونڈا کرتا تھا کہ قرآن کس الماری میں رکھا ہے گھر میں بیوی سے پوچھتا ہے جی قرآن کہاں رکھا ہے میری تلاوت کا ٹائم ہو گیا ہے دنیا میں تو مجھے ڈھونڈتا تھا آج اس ہنگامے میں میں تجھے ڈھونڈتا پھر رہا ہوں کیونکہ میں نے بتایا ہر چیز دنیا کی آخرت کا بدلہ بنے گی

دنیا میں نماز تجھ پر سوار ظہر کے بعد سے فکر لگ جاتی ہے کہ عصر میں کتنا ٹائم باقی رہ گیا ایسا نہ ہو کہ جماعت چھوٹ جائے گا ہک بھی آئے ہوئے ہیں آج کل انارکلی بازار میں رش بھی بہت ہے لیکن میرے دوستو انارکلی بازار میں بلا وجہ نہ جایا کرو ورنہ کلیوں کو دیکھنے لگ جاؤ گے جوتے کھاؤ گے کیونکہ کسی لیڈی کو اگر ہینڈل کرو گے تو اس کا سینڈل کھاؤ گے اللہ تعالیٰ بھی مارے گا اور وہ بھی مارے گی اس لیے بچو بلا وجہ نہ جاؤ بازار اپنی نیکیاں ضائع مت کرو اور جو بازار میں کام کرتے ہیں وہ بھی اپنی آنکھوں کی حفاظت کریں مجھے دوستوں نے کہا حضرت ہماری مجبوری ہے میں نے کہا منہ دیکھنا مجبوری

ہے؟ ہاتھوں کو دیکھ تیرا کوئی مال نہ اٹھا لے اوپر سے منہ دکھاتی رہتی ہے نیچے سے کام دکھاتی ہے پھر آ کر کہتا ہے حضرت وہ دکان پر آئی تھی مال اٹھا کر لے گئی میں نے کہا رو اب تو نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا اب رو آج میرے ساتھ انگلینڈ کے مہمان آئے ہیں خدا کی قسم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آئے ہیں انہوں نے درخواست کی کہ حضرت ہم بہاول نگر آنا چاہتے ہیں وہاں پر دینی کاموں کو دیکھیں گے ایک ساتھی تو پہلی دفعہ آئے ہیں یورپ سے ہی پہلی دفعہ نکلے ہیں ہر چیز کو حیران ہو کر دیکھ رہے ہیں کہ یہ بھینس ہے یہ گدھا ہے مجھے آ کر کہنے لگے کہ گدھا ریڑھی دیکھی زندگی میں پہلی بار اس نے کہا یہ اس نے آنکھوں پر کیا لگایا ہوا ہے میں نے کہا بدنظری نہ کرے ورنہ گدھیاں دیکھے گا تو کام کا نہیں رہے گا اور جوتے کھائے گا اب یہ سیدھا بھاگا چلا جا رہا ہے کیونکہ اس کو دائیں بائیں کچھ نظر نہیں آ رہا تو اسی طرح مومن بندہ ”قل للمومنین یغضو من ابصارھم“ اپنی آنکھوں کو ضرورت کی جگہ رکھو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نہیں نکلے گا فرمایا ادھر اُدھر دیکھے گا تو جوتے پڑیں گے تجھے لعنتیں برسیں گی تیرے اوپر میں نے کہا ہاتھوں کو بھی غور سے نہ دیکھو تم کبھی ہاتھوں کے ڈیزائن سے ایمان کو رزائن دیدو تم ہلکا پھلکا دیکھ کر فارغ کرو یہ کیا چہروں کو دیکھ رہا ہے پھر اپنے دل میں گناہ پکار رہا ہے غیر محرم کو دیکھتا ہے فوراً تیرے دل میں آتا ہے میں ایسے کرلوں ایسے کرلوں تیرے دل کو خدا دیکھ رہا ہے اس کم بخت کو دیکھ میں نے اس کو روزی دینی ہے اور اس رزق کے اڈے پر میرے خلاف سکیمیں بنا رہا ہے پھر روزی کہاں سے ملے گی برکتیں کہاں سے ملیں گی۔

نماز سوار رہتی ہے نمازی کے سر پر ایک پڑھی دوسری کی فکر ہے دوسری پڑھی تو تیسری کی فکر ہے رات کو سوتا ہے تو الارم لگاتا ہے کہ فجر کی نماز پڑھنی ہے اور جو گھوڑے بیچ کر سوتے ہیں ان کو تو کوئی غم نہیں شیطان نے کہا اللہ تعالیٰ مجھے

موتر نے کے لیے جگہ چاہیے لیٹرین واش روم ماڈرن لفظ ہے واش روم پہلے کہتے تھے باتھ روم اس سے پہلے کہتے تھے لیٹرین اس سے پہلے کہتے تھے پاخانہ اس سے پہلے کہتے تھے ٹٹی خانہ اب ماڈرن لفظ آ گیا اللہ میاں مجھے واش روم چاہیے اللہ تعالیٰ نے کہا جتنے بے نمازی فجر میں سو رہے ہیں ان کے کان میں موتر لیا کر جتنے بے نمازی ہیں ان کے کان نہیں ہیں شیطان کی کانیں ہیں شیطان کے پیشاب کی کان ہے تو نماز سوار رہتی ہے قیامت کا دن ہو گا نماز آئے گی نمازی کی قبر پر نمازی سے کہے گی آیئے میرے اوپر بیٹھیے میں اللہ تعالیٰ کے میدان محشر میں لے جاؤں گی اس نے کہا کہ تو اتنا خوبصورت آدمی مجھے اٹھائے گا مجھ گنہگار کو اس نے کہا نہیں دنیا میں میں تجھ پر سوار رہی آج تو میری سواری کرے گا قرآن کہے گا دنیا میں تو مجھے ڈھونڈتا پھرتا تھا آج میں تجھے ڈھونڈتا پھر رہا ہوں تو کہاں ہے چل میرے ساتھ ہاتھ پکڑے گا دربار میں لے جائے گا اللہ میرے ساتھ تیرا کوئی وعدہ ہے میں تیری کتاب ہوں ہاں وعدہ ہے جو تیرا دوست وہ میرا دوست جو تیرا دشمن وہ میرا دشمن اللہ یہ میرا دوست ہے دنیا میں میری دوستی تھی اس کے ساتھ یہ روزانہ ملا کرتا تھا ملاقات کرتا تھا بڑی پکی یاری تھی کبھی کبھی وقت نہ ہوتا تو مس کال مار لیا کرتا تھا آج کل مس کال کا لفظ خوب سمجھتے ہیں کیا مطلب دو آیتیں پڑھ لیں ٹائم نہیں ہے تلاوت کا کا وقت نہیں ملا چوم لیا دیکھ ہی لیا یار آج مصروف ہوں مس کال ماردی اللہ میاں یہ بڑا پکا دوست تھا کبھی مس کال مار لیتا کبھی گپ شپ کر لیتا کبھی زیادہ پڑھ لیتا کبھی تھوڑا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جو تیرا دوست ہے وہ میرا دوست ہے اور جو ہمارا دوست ہے اس کے لیے جنت الفردوس ہے بس میرے دوستو تبرکوا با القرآن سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا قرآن پاک سے برکت حاصل کرو فانہ کلام اللہ یہ کلام ہے وخرج منہ اللہ کی ذات سے نکلا ہے اس رسی کو پکڑ لو یہ دنیا سے جہنم بن جائے گی یہ رسی کھینچ کر اوپر لے جائے گی اور کہاں لے

جائے گی بالکل اللہ تعالیٰ کے پہلو میں لے جائے گی اس لیے کہتے ہیں قرآن پاک سے جتنا قرب آدمی کو ملتا ہے کسی ذکر سے اتنا قرب نہیں ملتا خرج منہ اندر کی چیز ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین